رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۲۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

انّ الفضل بید اللّٰہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

اللّٰہ اکبر

الہام حضرت امام مہدی علیہ السلام قادیانی

الفضل

روزنامہ

قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

نرخ چندہ پیشگی

سالانہ ۔ ششماہی ۔ سہ ماہی

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہندوستان

جلد ۲۵ | ۳۰ جمادی الثانی ۱۳۵۶ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۷ ستمبر ۱۹۳۷ء | نمبر ۲۰۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۵ ستمبر ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸½ شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے ۔ کہ حضور کو آج دن بھر سر درد ۔ متلی اور ضعف کی شکایت رہی ۔ اس وقت بھی گلے میں نزلہ کی شکایت ہے احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بدستور ناساز ہے ۔

افسوس ۔ مستری غلام محمد صاحب سیالکوٹی ٹرنک ساز جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے ۳ ستمبر کو بعمر ۱۵ سال وفات پا گئے ۔ ۴ ستمبر کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی اور مرحوم مقبرہ بہشتی میں دفن کئے گئے ۔ احباب دعائے مغفرت کریں ۔

آج مغرب کے بعد عبد الغفور خان صاحب پٹھان نے سید محمود احمد صاحب کی دعوت ولیمہ میں بہت سے اصحاب کو مدعو کیا ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

راستباز انسان کی معجزانہ زندگی کی علامتیں

"راستباز اپنی ابتدائی حالت میں ایک ذرہ بے مقدار کی طرح ہوتا ہے ۔ یا ایک رائی کے بیج کی طرح جس کو ایک کسان نے بویا ۔ اور نہایت ذلیل حالت میں پڑا ہوا ہوتا ہے ۔ تب وحی کے ذریعہ سے خدا دنیا کو اطلاع دیتا ہے ۔ کہ دیکھو ۔ میں اس کو بناؤں گا میں ستاروں کی طرح اس میں چمک ڈالوں گا ۔ اور آسمان کی طرح اس کو بلند کروں گا ۔ اور ایک ذرہ کو ایک پہاڑ کی طرح دکھاؤں گا ۔ پھر بعد اس کے باوجود اس بات کے کہ دنیا کے تمام شریر چاہتے ہیں ۔ کہ وہ ارادۂ الٰہی معرضِ التوا میں رہے ۔ اور ناخنوں تک زور لگاتے ہیں ۔ کہ وہ امر ہونے نہ پائے ۔ مگر وہ رک نہیں سکتا ۔ جب تک پورا نہ ہو ۔ اور خدا کا ہاتھ سب روکوں کو دور کر کے اس کو پورا کرتا ہے ۔ وہ ایک گمنام کو اپنی پیشگوئی کے مطابق ایک عظیم الشان جماعت بنا دیتا ہے ۔ وہ تمام مستعد لوگوں کو اس کی طرف کھینچتا ہے ۔ وہ اس گمنام کو ایسی شہرت دیتا ہے کہ کبھی اس کے باپ دادوں کو نصیب نہ ہوئی ۔ وہ ہر میدان میں اس کا ہاتھ پکڑتا ہے ۔ اور ہر ایک جنگ میں اس کو فتح دیتا ہے ۔ اور ایک دنیا کو اس کا غلام کرتا ہے ۔ اور لاکھوں انسانوں کو اس کی طرف کھینچ لاتا ہے ۔ اور اس کی تعلیم ان کے دلوں میں بٹھا دیتا ہے ۔ اور روح القدس سے ان کی مدد کرتا ہے وہ اس کے دشمنوں کا دشمن اور اس کے دوستوں کا دوست ہو جاتا ہے ۔ اور اس کے دشمن سے وہ آپ لڑتا ہے ۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۷۹ و ۸۰)

امیر غیر مبائعین مولوی محمد علی صاحب کی غلط بیانی کی تردید

جماعت احمدیہ ایبٹ آباد کے کسی احمدی نے مولوی محمد علی صاحب کو دھمکی آمیز خط نہیں لکھا

اہل بصیرت، اصحاب سے مخفی نہ ہوگا۔ کہ اہل پیغام نے باوجود خلافت ثانیہ کے شدید ترین مخالف ہونے کے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی عملی طور پر تقلید بھی اختیار کی ہوئی ہے۔ "برادران انجمن کی مختلف عہدوں کی تقسیم" چند سالوں سے جلسہ سالانہ پر امیر قوم کا افتتاحی تقریر کرنا۔ تحریک جدید کو دیکھ کر بچت کے لئے جمعرات کا دن مقرر کرنا۔ ان کے پیروں کا ان کو "امیر المومنین" بلکہ خلیفۃ المسیح بھی لکھنا ایسی مثالیں ہیں۔ جو عقلاً نہیں بلکہ نقالاً اختیار کی جا رہی ہیں۔ اب موجودہ فتن پر جماعت ہائے احمدیہ کے ریزولیوشنز دیکھ کر پیغام نے بھی ریزولیوشنز سے اپنا اخبار مزین کرنے کے واسطے کوئی ذریعہ سوچا۔ اور اس کے لئے ایک مزعومہ احمدی ایبٹ آبادی کا فرضی خط پیش نظر رکھ کر اس پر ریزولیوشن کے ذریعہ یوں حاشیہ آرائی شروع کر دی۔ کہ اس خط کی ذمہ داری کسی خاص فرد پر نہیں۔ بلکہ خلیفۃ المسیح پر ہے۔

پیغامی اپنے آپکو بے ممبر قرار دیتے ہیں۔ کیا پاک لوگوں کا یہی شیوہ ہوا کرتا ہے۔ کہ بے بنیاد اور جھوٹی باتیں مشہور کر کے فساد فی الارض کا میدان وسیع کیا جائے۔ اگر نہیں تو انہیں اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہیئے۔ باقی رہا ان کا اس خط کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے کسی مرید ایبٹ آبادی کیطرف منسوب کرنا اس کے متعلق معلوم ہونا چاہیئے کہ ایبٹ آباد میں کوئی ایسا احمدی نہیں جو اس قسم کی ذلیل حرکت کرے۔ یہ محض فرضی نام اور سازشی چٹھی ہے۔ جسکو سامنے رکھ کر جماعت احمدیہ ایبٹ آباد اور اس کے امام کو ناحق بدنام کیا جا رہا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا وہی شخص جانثار ہو سکتا ہے۔ جو حضور کے ارشاد پر کاربند ہو۔ اور حضور کا تازہ ترین ارشاد یہ ہے۔ جو آپ نے خطبہ جمعہ میں فرمایا ہے۔ کہ ان فتن کے ایام میں میری تمام جماعت کو صبر سے کام لینا چاہیئے۔ اور کوئی ایسی حرکت نہ کرنی چاہیئے جو موجب نقض امن ہو۔ اور حضور نے صاف فرما دیا ہے۔ کہ جو شخص اس پر عمل نہ کرے گا۔ اس کے ساتھ میرا کوئی تعلق نہیں۔ اس ارشاد کے ہوتے ہوئے پیغامیوں کا اس مزعومہ احمدی کے خط کا ذمہ وار حضرت امیر المومنین کی ذات کو قرار دینا کہاں کی شرافت ہے۔ ہمارے نزدیک جو شخص حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو اپنا مطاع یقین کرتا ہے۔ وہ قطعاً ایسی حرکت نہیں کر سکتا۔ اور جو شخص حضور کی اطاعت کی پروا نہیں کرتا۔ وہ حضور کا مرید کس طرح کہلا سکتا ہے۔ اور اس کے دل میں جذبہ الفت کس طرح جوش پیدا کر سکتا ہے۔ اپنے مطاع کے احکام کی نافرمانی کرتے ہوئے۔ اگر کوئی شخص اس کے لئے جانثاری کا دم بھرتا ہے۔ تو وہ جھوٹا ہے۔ ہم ایبٹ آباد کے احمدی علانیہ کہتے ہیں۔ کہ ایسا لکھنے والا حقیقی احمدی اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا مطیع نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ہی حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ سے ایسے شخص کو کوئی تعلق ہے وہ مفسد ہے۔ اور ایسے مفسد کا کوئی فعل جماعت احمدیہ ایبٹ آباد پر تھوپنا ایمان اور دیانت کا خون کرنا ہے۔

خاکسار۔ محمد سعید احمدی عفی اللہ عنہ سیکرٹری انجمن احمدیہ ایبٹ آباد ضلع ہزارہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

— وائسریگل دربار بمقام لاہور —

بروز شنبہ بتاریخ ۲۳ اکتوبر ۱۹۳۷ء

حضور وائسرائے بہادر کے دربار کے لئے داخلہ کے ٹکٹ گورنمنٹ پنجاب کے جملہ افسران محکمہ جات اور حتی الامکان ان گزیٹڈ عہدہ داران کے نام جاری کئے جا رہے ہیں۔ جنکا صدر مقام لاہور میں واقع ہے۔ ان کے علاوہ پروانشل درباریان اور مجالس واضع آئین و قوانین کے اراکین اور کئی فوجی افسران کو بھی ٹکٹ بھیجے جا رہے ہیں۔ مذکور بالا اصحاب کے علاوہ اگر کوئی صاحب دربار میں شامل ہونا چاہیں۔ تو وہ اپنی درخواست اپنے ضلع کے صاحب ڈپٹی کمشنر کی خدمت میں ۱۵ ستمبر سے پہلے بھیجدیں۔ درخواست میں یہ بات واضح کر دینی چاہیئے کہ آیا ٹکٹ کسی مرد کے لئے درکار ہے یا کسی خاتون کے لئے۔ ایسے حضرات کے لئے چونکہ گنجائش محدود ہوگی۔ اس لئے یہ امر یقینی نہیں کہ ہر درخواست کرنیوالے صاحب کے لئے ٹکٹ مہیا ہو سکے گا۔

309

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۳۰ جمادی الثانی ۱۳۵۶ھ

مسلمان اور سکھ

یہ کس قدر افسوسناک اور رنج دہ بات ہے۔ کہ حکومتِ پنجاب فرقہ وارانہ تعلقات کو جس قدر خوشگوار بنانے کی کوشش کر رہی ہے۔ ہندوؤں۔ اور مسلمانوں کے تعلقات اور خاصکر مسلمانوں اور سکھوں کے تعلقات کو بگاڑنے والے اسی قدر زیادہ بگاڑ پیدا کرتے چلے جا رہے ہیں۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ صوبہ کے امن کو برباد کرنے کا کوئی منصوبہ کیا جا چکا ہے۔ جس کی تکمیل کے لئے آئے دن کوئی نہ کوئی فتنہ کھڑا کر دیا جاتا ہے۔ اور اس وقت تک کئی ایک ایسے واقعات رونما ہو چکے ہیں جو سکھوں اور مسلمانوں کی کشیدگی میں بہت کچھ اضافہ کر چکے ہیں۔

ان حالات میں ہم نے سکھوں کے ایک با اثر اخبار "شیر پنجاب" (۱۰ ستمبر) کا مضمون "سکھ اور مسلمان" نہایت غور اور توجہ سے پڑھا۔ اس میں شبہ نہیں۔ کہ معاصر موصوف اس بات کا خواہاں ہے۔ کہ مسلمانوں اور سکھوں کے تعلقات خوشگوار ہوں۔ لیکن اس کے طویل مضمون میں کوئی بات ایسی نہیں ملتی جس سے ظاہر ہو۔ کہ وہ اس اتحاد کی خاطر سکھوں سے تھوڑا بہت ایثار کرانے کے لئے تیار ہے۔ بلکہ اس کے الفاظ سے جانبداری کا رنگ ٹپکتا۔ اور دھمکی آمیز رویہ کا اظہار ہوتا ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ بگڑے ہوئے تعلقات اس طرح بحال نہیں ہوا کرتے۔ اور ٹوٹے ہوئے دل اس طرح نہیں جڑا کرتے۔ بلکہ وہ ایثار اور قربانی کے خواہاں ہوتے ہیں۔

معاصر "شیر پنجاب" نے مسلمانوں اور سکھوں کے مابین جھگڑے کا موجب حسب ذیل امور قرار دیئے ہیں:۔

(۱)۔ جھٹکہ۔ (۲) اذان۔ (۳) باجا۔

اور ان سے متعلق اپنے پہلو کی مؤید وجوہات پیش کی ہیں۔ مثلاً جھٹکہ کے متعلق لکھا ہے:۔

"مسلمانوں کے نزدیک اگر کوئی جانور مقدس ہو۔ اور سکھ اسے مار کر کھائیں۔ تو مسلمانوں کا گلہ بجا۔ سؤر یا کسی اور جانور کو جو مسلمانوں پر حرام ہے۔ اگر سکھ مار کر کھائیں۔ مسلمان اس پر اعتراض کریں۔ تو یہ اعتراض بھی سمجھ میں آسکتا ہے لیکن غضب تو یہ ہے۔ کہ جن جانوروں کا گوشت مسلمان کھاتے ہیں۔ سکھوں کو مسلمان انہی جانوروں کو مار کر کھانے سے منع کرتے ہیں۔ اور انہیں مجبور کرتے ہیں۔ کہ وہ ان کے ہاتھ کا بنا ہوا گوشت کھائیں اور خود کسی جانور کو ذبح نہ کریں۔ اور نہ اس کا گوشت کھائیں"۔

کون کہہ سکتا ہے۔ کہ ان الفاظ میں جھٹکہ کے بارے مسلمانوں کی صحیح پوزیشن پیش کی گئی ہے۔ مسلمانوں کے جس گلہ کو بجا اور جس اعتراض کو سمجھ میں آسکنے والا قرار دیا گیا ہے۔ چونکہ گائے کے معاملہ میں ہندو اور سکھ مسلمانوں پر ہی کرتے ہیں۔ اس لئے اسے یہ شکل دے دی گئی ہے لیکن اس کے بعد جس بات کو "غضب" بتا کر پیش کیا گیا ہے۔ وہ حقیقت سے بہت دور ہے۔ مسلمانوں کو اس سے کیا۔ کہ کسی "جانور" کو سکھ مار کر کھاتے ہیں۔ اور کیا کیا "جانور" کھاتے ہیں۔ مسلمانوں کو جو شکایت ہے وہ صرف یہ ہے۔ کہ جب سکھ کسی حلال چرند۔ یا پرند کو ایسے طریق سے مار کر کھائیں۔ کہ وہ اسلام کی رو سے حرام سمجھا جائے۔ یا کوئی اور ایسا "جانور" کھائیں۔ جسے اسلام نے حرام قرار دیا ہے۔ تو پھر نہ تو ان کنوؤں سے پانی لیں۔ جن سے مسلمان لیتے ہیں اور نہ کوئی کھانے پینے کی چیز مسلمانوں کے ہاتھ فروخت کریں۔ اگر اس بارے میں سکھ صاحبان اطمینان دلا دیں۔ اور جھٹکہ مسلمانوں کے چڑانے کے لئے نہیں۔ بلکہ اپنے استعمال کے لئے کریں تو ہمارا خیال ہے۔ کہ مسلمانوں کو کوئی شکایت نہ ہوگی۔

اذان کے متعلق باوجود یہ تسلیم کرنے کے کہ "اس میں کوئی لفظ ایسا نہیں ہوتا۔ جس سے سکھ مذہب کی توہین کا پہلو نکلتا ہو" اور باوجود یہ اقرار کرنے کے کہ "جن دیہات میں سکھوں کا زور ہے۔ ان میں مسلمانوں کو بلند آواز سے بانگ دینے کی اجازت نہیں تھی۔ اور نہ مسجدیں تعمیر کرنے کی اجازت تھی"۔ صرف اتنا کہہ دینا کافی سمجھا گیا ہے۔ کہ "یہ پابندیاں دور کر دی جائیں گی"۔ اگر اس بارے میں جو سکھوں کے لئے کسی صورت میں بھی ناگوار نہیں صحیح معنوں میں مصالحانہ طریق عمل اختیار کیا جائے۔ تو ہمارا خیال ہے۔ کہ جھٹکہ کی مشکلات بھی دور ہو جائیں۔ اور اس طرح فساد کے موجبات میں سے دو کا فوراً ازالہ ہو سکتا ہے۔

باقی رہا باجا۔ اس کے متعلق "شیر پنجاب" نے بڑی تکالیف۔ اور بے حد معذوریوں کا ذکر کیا ہے۔ حتیٰ کہ لکھ دیا ہے:۔

"راستہ میں پانچ چھ مسجدیں واقعہ ہوں۔ تو سارا جلوس ہی بے مزہ ہو جائے گا"۔

گویا ایک طرف تو مزے کا سوال ہے اور دوسری طرف صرف اتنی گزارش۔ کہ نماز پڑھنے کے وقت مسجد کے پاس ایسا شور و شر نہ کیا جائے۔ جو عبادت میں مخل ہو اگر مسلمانوں کو نہایت اہم اور ضروری عبادت اطمینان اور سکونِ قلب کے ساتھ ادا کرنے کا اس لئے موقعہ نہیں دیا جا سکتا۔ کہ مزا کر کرا نہ ہو جائے۔ تو خدارا غور فرمایئے۔ باہمی اتحاد کی کوئی صورت کبھی رونما ہو سکتی ہے اور اُلجھے ہوئے معاملات سلجھ سکتے ہیں؟۔

آخر میں کوٹ فتح خاں کے قضیہ کا ذکر خواہ مخواہ چھیڑ کر میجر سردار محمد نواز خان صاحب والئے کوٹ فتح خاں کے خلاف اظہارِ غصہ کیا گیا ہے۔ اور اسی سلسلہ میں یہ دھمکی دی گئی ہے۔ کہ "سکھوں کے سینکڑوں دیہات میں مسلمانوں کی مسجدیں۔ مزار۔ اور خانقاہیں واقعہ ہیں۔ ان دیہات کے غریب مسلمانوں پر جو وہاں نہایت امن اور آزادی کے ساتھ زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اس کا بہت برا اثر پڑے گا"۔

گویا غریب مسلمانوں پر سکھ اس لئے مزید ظلم و ستم کریں گے۔ کہ کوٹ فتح خاں کے سردار صاحب سکھوں کے مطالبات کیوں پورے نہیں کرتے۔ اس بارے میں ہم سوائے اس کے کچھ نہیں کہہ سکتے۔ کہ سکھوں کو اپنی طاقت پہ۔ اپنے جتھوں پر۔ اور اپنے دیوانوں کا گھمنڈ ہے۔ وہ مسلمانوں کو مرعوب اور خوف زدہ کر کے ہر لحاظ سے غلبہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ مگر ان کی یہ تمنا کبھی پوری نہ ہوگی۔ باہمی تعلقات احسان اور مروت کے ذریعہ استوار ہوا کرتے ہیں۔ نہ کہ دھمکیوں سے۔ اور مسجد شہید گنج کے قضیہ میں سکھوں کو مسلمانوں کے ممنونِ احسان بنانے کا جو عظیم الشان موقعہ حاصل ہوا تھا۔ اگر اسے کھو نہ دیا جاتا۔ تو آج بالکل اور حالات ہوتے۔ اب بھی محبت اور آشتی کے ذریعہ اصلاحِ حال کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور بے جا ضد اور ہٹ کا مظاہرہ کر کے حکومت کو اس بات کا موقعہ نہ دینا چاہیئے۔ کہ وہ ایسی کارروائی کرنے پر مجبور ہو جائے۔ جو کسی کے لئے بھی خوشگوار نہ ہوگی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

کی

پاکیزگی و طہارت پر الٰہی شہادات

(۱)

انبیاء علیہم السلام اور ان کے جانشینوں پر مخالفین ہمیشہ ناپاک الزامات لگاتے رہے ہیں۔ تاکہ وہ یہ ثابت کر سکیں کہ جن کی اپنی حالت ایسی ہو۔ وہ دوسروں کی راہ نمائی کی قابلیت کیونکر رکھتے ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ زبردست اور قطعی دلائل سے ان کی پاکیزگی و طہارت کا ثبوت دیتا رہا ہے۔ آج بھی جبکہ خدا کے ایک محبوب یعنی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو لیاقت کے ناقابل ثابت کرنے کے لئے منکرین نے آپ کی ذات پر الزام لگانے شروع کئے۔ خدا تعالیٰ کے عطا کردہ ایسے قطعی دلائل موجود ہیں جن کا انکار کوئی عقل و دیانت رکھنے والا نہیں کر سکتا۔

اس سلسلہ میں سب سے پہلے خدا تعالیٰ کی وہ شہادت پیش کی جاتی ہے جو آیت لایمسہ الا المطھرون میں بیان کی گئی ہے۔ اور بتایا گیا ہے۔ کہ جو شخص خدا کے محبوب اور مقرب لوگوں کے زمرہ میں شامل ہو جاتا ہے۔ خدا کی طرف سے اسکو حقائق قرآن سے آگاہ کیا جاتا ہے۔ اور جو سب سے بڑھ کر متقی ہو۔ اس کا اس بارے میں کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

(۱) مومن کامل پر قرآن کریم کے حقائق و معارف جدیدہ و لطائف خواص عجیبہ سب سے زیادہ کھولے جاتے ہیں۔ اور ان چاروں علامتوں میں مومن کامل نسبتی طور پر دوسروں پر غالب رہتا ہے۔" (آسمانی فیصلہ صہ ۱۳)

(۲) اول فضیلت اور کمال کسی ولی کا یہ ہے۔ کہ علم قرآن اسکو عطا کیا جائے۔ کیونکہ وہی تو ہم مسلمان لوگوں کا مقتدا و پیشوا و ہادی و راہ نما ہے۔ اگر کسی سے بے خبری ہوئی۔ تو پھر قدم قدم پر ہلاکت اور موت موجود ہے۔ جبکہ خدا تعالیٰ نے یہ مہربانی نہ کی۔ جو اپنے پاک کلام کا علم اس کو عطا کرتا۔ اور اس کے حقائق سے اطلاع دیتا۔ اور اس کے معارف پر مطلع فرماتا۔ ایسے بدنصیب شخص پر دوسری مہربانی اور کیا ہوگی۔ حالانکہ وہ آپ فرماتا ہے کہ میں جسکو حقیقی پاکیزگی بخشتا ہوں۔ اس پر قرآنی علوم کے چشمے کھولتا ہوں۔ اور نیز فرماتا ہے۔ کہ جس کو چاہتا ہوں علم قرآن دیتا ہوں اور جسکو علم قرآن دیا گیا اس کو وہ چیز دی گئی جس کے ساتھ کوئی چیز برابر نہیں۔" (آئینہ کمالات اسلام صہ ۲۶۳)

(۳) اگر قرآن کے نکات اور معارف بیان کرنے میں کوئی میرا ہم پلہ ٹھہر سکے تو میں جھوٹا ہوں۔ . . . . بلکہ یہ بھی کہتا ہوں۔ کہ جو شخص دل کو پاک کر کے اور خدا اور اس کے رسول پر سچی محبت دیکھ کر میری پیروی کرے گا۔ وہ بھی خدا تعالیٰ سے یہ نعمت پائے گا۔ مگر یاد رکھو کہ تمام مخالفوں کے لئے یہ دروازہ بند ہے۔" (اربعین نمبر ۱ صہ ۷)

(۴) "علم قرآن سے بلاشبہ باخدا اور راستباز ہونا بھی ثابت ہے۔ کیونکہ بموجب آیت لایمسہ الا المطھرون صرف پاک باطن لوگوں کو ہی کتاب عزیز کا علم دیا جاتا ہے۔ لیکن صرف دعوے قابل تسلیم نہیں بلکہ ہر ایک چیز کا قدر امتحان سے ہو سکتا ہے۔ اور امتحان کا ذریعہ مقابلہ ہے۔ کیونکہ روشنی ظلمت سے ہی شناخت کی جاتی ہے۔" (اشتہار پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی" مورخہ ۱۵ دسمبر ۱۹۰۰ء صہ ۱)

ان اقتباسات میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بتا دیا ہے۔ کہ کہ قرآن کریم کے حقائق و معارف جدیدہ کا علم خدا تعالیٰ کی طرف سے دیا جانا نہ صرف مومن کامل حقیقی پاکیزگی۔ بلاشبہ باخدا اور راستباز ہونے کا ثبوت ہے بلکہ اول فضیلت اور کمال کسی ولی کا یہ ہے۔ کہ علم قرآن اسکو عطا کیا جائے۔"

اس موقعہ پر اہل پیغام نے حضرت امیر" مولوی محمد علی صاحب کے ترجمۃ القرآن صہ ۱۸۱۱ کا ایک حوالہ بھی پیش کیا جاتا ہے۔ مولوی صاحب لکھتے ہیں:۔

"اس کے مضامین عالیہ تک رسائی انہی لوگوں کو ملتی ہے۔ جو اپنے آپکو گناہوں سے پاک کر کے اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کریں۔ یہ مطہرین کے قرآن شریف تک پہونچنے کے دو رنگ ہیں ایک ظاہری ایک باطنی۔"

گویا خلافت ثانیہ کے منکرین و متہمین کے لیڈر مولوی محمد علی صاحب کو بھی اس بات کا اقرار ہے۔ کہ قرآن مجید کے مضامین عالیہ تک رسائی خدا کے پاکباز اور مطہر انسانوں کو ہی حاصل ہوتی ہے۔ لیکن جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔" صرف دعوے قابل تسلیم نہیں بلکہ ہر ایک چیز کا قدر امتحان سے ہو سکتا ہے اور امتحان کا ذریعہ مقابلہ ہے۔" اس لئے ہم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریرات سے چند ایسے حوالجات پیش کرتے ہیں۔ جن میں حضور نے اپنے مخالفوں کو حقائق نویسی کے لئے مقابلہ کے واسطے بلایا۔ مگر حسن نیت سے کوئی نہ آیا۔

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آیت لایمسہ الا المطھرون کے مضمون کی طرف توجہ دلا کر بار بار اپنے مخالفوں کو توجہ دلاتی . . . . "اگر قوم میں سے کوئی عالم یا شیخ خدا تعالیٰ سے تعلق رکھتا ہے۔ تو میرے مقابلہ پر علوم قرآن کو ظاہر کرے۔ اور ایسا کیا جائے۔ کہ ایک جگہ ایک ثالث شخص بطور قرعہ اندازی قرآن کریم کا کوئی ٹکڑا نکال کر دونوں کو دے اور اس کی تفسیر معارف جدیدہ پر مشتمل دونوں لکھیں۔ پھر دیکھا جائے کہ اللہ تعالیٰ کس فریق کی مدد کرتا ہے۔ مگر باوجود بار بار کہنے کے کوئی مقابلہ پر نہ آیا۔ اور آتا بھی کیونکر کیونکہ آپ کا مقابلہ تو الگ رہا۔ علوم قرآن میں آپ کے خدام کا بھی کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اور قرآن کریم گویا اس وقت صرف ہمارا ہی ہے۔" (دعوت الامیر صہ ۱۹۵)

(۲) پھر آپ نے علماء دیوبند کو جو چیلنج دیئے ان میں سے ایک یہ تھا۔

"اگر حقائق و معارف سے وہ حقیقی معارف مراد ہیں۔ جن سے قرآن کریم بھرا پڑا ہے۔ اور جن میں انسان کے اخلاق و اعمال کی درستی اور اس کے تعلق باللہ کے اعلیٰ سے اعلیٰ ذرائع بتائے گئے ہیں۔ تو انکے لکھنے میں ان مولویوں کو میں اپنے مقابلہ پر بلاتا ہوں۔ اگر وہ آئے تو دیکھیں گے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کے ایک ادنیٰ غلام کے مقابلہ میں ان کا کیا حشر ہوتا ہے۔ ان کی قلمیں ٹوٹ جائیں گی۔ انکے دماغوں پر پردے پڑ جائیں گے۔ اور وہ کچھ نہیں لکھ سکیں گے۔ اگر ان میں ہمت و جرأت ہے تو مقابلہ پر آئیں" (الفضل جلد ۱۲ نمبر ۵ مورخہ ۱۶ جولائی ۱۹۲۵ء صہ ۴)

(۳) پھر فرماتے ہیں:۔

"حضرت مسیح موعود نے ان علماء کو چیلنج دیا۔ کہ میرے مقابل میں آکر تفسیر لکھو۔ اگر ان علماء میں علم ہوتا۔ تو وہ اسے قبول کیوں نہ کرتے۔ پھر حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا یہ تفسیر کا کام میرا ہے۔ یا اس کا جو مجھ سے ہو۔ اور اس طرح یہ دروازہ اپنی جماعت کے لئے بھی کھلا رکھا ہے۔ اب میں نے بھی کئی بار چیلنج دیا ہے۔ کہ قرعہ ڈالکر کوئی مقام نکال لو۔ اگر یہ نہیں تو جس مقام پر تم کو زیادہ عبور ہو بلکہ یہاں تک کہ تم ایک مقام پر جتنا عرصہ چاہو غور کر لو۔ اور مجھے وہ نہ بتاؤ۔ پھر میرے مقابل میں آکر اس کی تفسیر لکھو۔ دنیا فوراً دیکھ لے گی۔ کہ علوم کے دروازے مجھ پر کھلتے ہیں یا ان پر۔ مگر کسی کو جرأت نہیں ہوتی کہ سامنے آئے۔" (الفضل ۷ مارچ ۱۹۳۰ء)

۴۔ پھر لائل پور کے لیکچر میں فرماتے ہیں:۔

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل مجھے بھی ایسے .... قرآن کریم کے معارف عطا کئے گئے ہیں۔ کہ کوئی شخص خواہ وہ کسی علم کے جاننے والا۔ اور کسی مذہب کا پیرو ہو۔ قرآن کریم پر جو چاہے۔ اعتراض کرے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے اس قرآن سے ہی اس کا جواب دوں گا۔ میں نے بارہا دُنیا کو چیلنج کیا ہے۔ کہ معارفِ قرآن میرے مقابلہ میں لکھو"

(تبلیغ صفحہ ۳۷-۳۸)

الغرض جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ کہ انبیاء تو تخم ریزی کرنے آتے ہیں۔ اور اس کی تکمیل ان کے خلفاء کے ہاتھوں سے ہوتی ہے۔ (الوصیت) آپ کے کاموں کی تکمیل کے لئے خدا نے حضرت مولوی نورالدین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو خلافتِ اولیٰ کا حامل بنایا۔ اور خلافت ثانیہ کے حامل حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو بنایا۔ اور قرآن کریم کی اشاعت۔ اسلام کی حقانیت۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے دلائل اور زندہ شواہد لوگوں کے سامنے پیش کئے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قائم کردہ مشن کی تکمیل کا باعث ہیں مگر آپ کے منکرین باوجود مفسر قرآن کے دعویدار ہونے کے اس طور سے کبھی تحدی نہ کر سکے۔ جس طرح سیدنا حضرت محمود ایدہ اللہ الودود نے کیں۔ اور کرتے بھی کیونکر؟ جبکہ یہ کام ہی خدا کے جانشینوں کا ہے۔ اس لئے جسے اس کام کے لئے خدا نے منتخب کیا۔ اسی نے اس کام کو سرانجام دیا ہے۔

اب غیر مبایعین اگر ایک طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحدیوں کو تفسیر نویسی کے متعلق دیکھیں جن سے حضور کا مظہر وحی ہونا ثابت ہے۔ اور دوسری طرف حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے تفسیر نویسی کے بارہ میں چیلنج کو بغور پڑھیں۔ تو ان پر اس دلیل سے جیسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت ظاہر ہے۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صداقت اور آپ کی پاکیزگی کھل سکتی ہے

بقلم جناب سید احمد علی صاحب مولوی فاضل از قادیان

تحریک جدید کے ماتحت تبلیغ بیرون ہند

احمدی مجاہد پولینڈ کا ذکر ایک مشہور اخبار میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کراکو سے شائع ہونے والا پولینڈ کا سب سے مشہور اور لاکھوں کی اشاعت رکھنے والا روزانہ اخبار Kurjer Codzienny. Illustrowany. ۱۱ راگست کی اشاعت میں چوہدری حاجی احمد خان ایاز۔ بی اے۔ ایل ایل۔ بی مجاہد پولینڈ کے فوٹو کے ساتھ کاؤنٹ Albert Suminski کے قلم سے ایک قابل قدر مضمون شائع ہوا ہے۔ جس کا ترجمہ حسب ذیل ہے:۔

خلیفۃ الاسلام کے نمائندہ سے گفتگو

مسلمان مارشل پلسڈسکی کو نہایت عزت سے یاد کرتے ہیں

وقتاً فوقتاً سوسائیٹیوں میں یہ ذکر سنا جاتا تھا۔ کہ وارسا کے نزدیک بورنورو میں ایک ہندوستانی رہتا ہے جنہے Marshal Pilsudski کے متعلق کئی مضمون لکھے ہیں۔ اس خبر نے مجھ پر بجلی کا اثر کیا اور میں نے ارادہ کر لیا۔ کہ اس غیر ملکی مہمان سے ملاقات کروں۔ چنانچہ ایک اتوار کو میں Boernerowo کی نو آبادی میں جو وارسا شہر کے قریب ہی ہے۔ گیا۔ نئی آبادی کے خوبصورت بنگلے۔ دلکش باغات۔ اونچے درخت اور خوشبودار پھولوں کی جھاڑیاں قدرتی مناظر کے لحاظ سے نہایت شاندار ہیں۔ ایسی جگہ پر رہائش رکھنے والے ہندوستانی کی اعلےٰ شخصیت کا ملاقات سے پہلے ہی مجھ پر گہرا اثر ہوا۔ اور میں نے اندازہ لگا لیا۔ کہ جس نے وارسا شہر کی گھبرا دینے والی گرمی سے بچنے کے لئے اس فرحت افزا آبادی کو اپنا جائے قیام بنانا پسند کیا ہے۔ وہ ضرور زیرک انسان ہوگا اس عجیب وغریب مہمان کا گھر ڈھونڈنا مشکل نہ تھا۔ کیونکہ اردگرد کے سب لوگ اور وہاں کا بچہ بچہ اس سے واقف ہے۔ پس اس طرح میں چودھری حاجی احمد ایاز خان کے گھر پہونچ گیا۔ جہاں اُس نے غیر معمولی خوش خلقی اور مہمان نوازی سے میرا خیر مقدم کیا۔ اور مجھے محسوس ہوا۔ کہ وہ واقعی مشرق کا حقیقی فرزند ہے۔

ایاز خان دو یورپین زبانیں جانتا ہے۔ وہ ہنگری میں ایک سال رہا ہے۔ تاہم ہنگری زبان اچھی طرح بولتا ہے انگریزی زبان بہت شستگی اور تیزی کے ساتھ بولتا ہے۔ مگر تلفظ میں ذرا شرقی انداز پایا جاتا ہے۔ وہ قادیان کے ناموَر خلیفۃ الاسلام امیر المومنین حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد کا بھیجا ہوا ہے۔ حضرت امیر المومنین جماعتِ احمدیہ کے راہنما ہیں۔ انہوں نے ایاز خان کو پولینڈ میں اسلام پھیلانے کی غرض سے روانہ فرمایا ہے۔ ایک یورپین طرز کے مکان میں اس کا شرقی لباس میں رہنا کچھ عجیب سا معلوم دیتا ہے۔ مگر اس کے الفاظ ایسے اخلاص اور یقین سے پُر ہیں۔ کہ دل میں بیٹھ جاتے ہیں۔ اس کے مذہب یا عقائد کا خلاصہ ذیل کے فقرات سے عیاں ہے:۔

"عالمِ انسانی کو ہر زمانہ میں ایسی نازک گھڑیوں کا سامنا ہوا ہے جبکہ انسان کو خدا تک پہونچانے کے لئے ایک نبی یا ہادی کی ضرورت پڑتی رہی ہے اور ہر زمانہ کا نبی اس کام کے لئے آسانیاں بہم پہونچاتا رہا ہے۔ ایسا ہی ایک نبی احمدؐ ہے۔ قرآنِ مجید حکمت کی تمام باتوں پر حاوی ہے۔ اور ہر ہدایت اس میں موجود ہے۔ جو تمام مسلمانوں کے لئے یکساں ہے۔ ہماری جماعت احمدیہ اور باقی تحریکوں اور جماعتوں میں یہ فرق ہے۔ کہ ہم تمام بنی نوع انسان کو دعوتِ حق دیتے ہیں۔ اور تمام نسلی۔ قومی اور ملکی تفاوتوں کے باوجود ہم ان کو ایک ہی لڑی میں پرونا چاہتے ہیں۔ تاکہ ایک خوبصورت مالا بن جائے"۔

ایاز خان خلیفہ کے حکم سے پولینڈ میں آیا ہے۔ مگر اس کا ارادہ ہے۔ کہ "بحیرہ بالٹک کے قریبی تمام ممالک میں مذہب اسلام کی بنیادیں قائم کرے۔ کیونکہ فی زمانہ لوگ مذہب سے لاپروا ہیں۔ اور اگرچہ پولینڈ کے باشندے کٹر کیتھولک ہونے کی وجہ سے مذہبی معلوم دیتے ہیں۔ تاہم خالص توحید قائم کرنے میں بڑی مشکلات ہیں"۔

احمدیت کی ایک منظم جماعت ہے جو ہر ملک میں تبلیغ اسلام کر رہی ہے بہت سے جریدے مثلاً "مسلم ٹائمز" لنڈن سے "سن رائز" لاہور سے "مسلم سن رائز" شکاگو سے "البشریٰ" فلسطین سے جماعت احمدیہ شائع کرتی ہے۔ اس کا اصلی گزٹ روزنامہ "الفضل" ہے۔ جو قادیان سے شائع ہوتا ہے۔ قادیان سے دو اور پرچے بھی شائع ہوتے ہیں۔ یہ تو مشہور اخبار ہیں ان کے علاوہ اور کئی غیر معروف رسالے کثرت سے احمدی مسلمان شائع کرتے ہیں

"ہندوستان کے بارسوخ اور ترقی یافتہ طبقہ کے لوگ بھی جماعت احمدیہ میں شامل ہیں۔ ان میں سے ایک سر محمد ظفر اللہ خان ممبر حکومتِ ہند وزیر تجارت ہیں۔ آپ ہی کو شاہِ انگلستان کی تاجپوشی اور امپیریل کانفرنس میں تمام برٹش انڈیا کے نمائندہ کی حیثیت سے حکومتِ ہند نے لنڈن بھیجا تھا"۔

میں نے پوچھا۔ یورپ میں جماعت احمدیہ کی ترقی کا کیا حال ہے؟

"بہت اچھا حال ہے" ایاز نے کہا۔ جیسا کہ میں نے پہلے آپ کو بتایا ہے لوگ مذہب کی طرف پوری توجہ نہیں دیتے۔ تاہم ہم کو سعید روحیں مل ہی جاتی ہیں۔ انگلستان میں سینکڑوں انگریزوں نے اسلام قبول کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور ہنگری میں قریباً ڈیڑھ سو زن و مرد میرے ہاتھ پر داخلِ اسلام ہوئے۔ ہماری جماعت کے متبعین اکثر سمجھدار طبقہ کے ڈاکٹر و کلاء وغیرہ ہیں۔ ہنگری دل کو مسحور کر لینے والا ملک ہے۔ سوائے پولینڈ کے ہنگری ہی ایک ایسا خطۂ زمین ہے۔ جہاں میں ہمیشہ رہنا پسند کروں وہاں کے لوگ بہت ملنسار اور خوش خلق ہیں۔ پولینڈ کے لوگ بھی کئی خوبیوں میں ان سے ملتے جلتے ہیں"۔

میں نے کہا پولینڈ کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟

ایاز نے کہا۔ اوہ! پولینڈ! یہ واقعی ایک نرالا ملک ہے۔ اور یورپ میں صرف یہی ایک ایسا ملک ہے جہاں ہم کو اپنے مذہبی احکام پر چلنے اور تبلیغ کرنے میں کسی سرکاری حلقہ کیطرف سے کوئی تکلیف نہیں پہونچی۔ اور اس احسان کی وجہ سے ہم دراصل مارشل پلسڈسکی Marshal - Pilsudski. کے ممنون ہیں؛

ایاز خان کی زبان سے ہمارے مارشل کا نام ایسی بے تکلفی اور آسانی سے نکلا۔ کہ معلوم ہوتا تھا۔ کہ وہ اس نام سے خوب واقف ہے؛

مارشل پلسڈسکی ہم مسلمانوں کے لئے کوئی غیر شخصیت نہیں ہے۔ بلکہ ہم اس کو اپنا دوست اور مربی سمجھتے ہیں۔ اس کے خیالات انتہائی درجہ کے اسلامی رنگ میں رنگین تھے۔ ہم ہندوستان کے مسلمانوں کو تو افسوس ہے۔ کہ جب مارشل آنجہانی نے مشرق کا سفر اختیار کیا۔ تو ہماری اس سے ملاقات نہ ہوئی۔ اس عظیم الشان مارشل کی شخصیت سے ہماری گہری دلچسپی کا سب سے بڑا ثبوت ۸؍ جولائی کے "مسلم ٹائمز" کا وہ مضمون ہے۔ جو کہ قراقوئیں مارشل مرحوم کی نعش والے صندوق کی جگہ بدلنے کے سلسلہ میں بطور پروٹسٹ لکھا گیا۔ "مسلم ٹائمز" نے مارشل کی اسلامی ہمدردی اور مسلمانوں کی خاطر اس کے کارہائے نمایاں کا ذکر کر کے لکھا ہے۔ "مارشل پلسڈسکی مسلمانوں کے لئے واجب الاحترام ہستی ہے"۔

سوال کیا گیا۔ میں نے سنا ہے۔ کہ آپ مارشل کے متعلق کچھ تصنیف کر رہے ہیں؟

ایاز نے کہا۔ "تصنیف"! نہیں صاحب "تصنیف" تو ایک بڑی چیز ہے۔ میں تو صرف ایک مضمون لکھ رہا ہوں جس کا عنوان "Testament of Pilsudski" ہوگا۔ جس میں اس کے اسلامی عقائد کی لمبی تشریح کروں گا۔ وہ یورپ کی تاریخ میں واقعی ایک غیر معمولی ہستی تھی۔ اور جوں جوں ان کے حالات کا مطالعہ کیا جائے۔ ان کے مزید حالاتِ زندگی دریافت کرنے کی خواہش پیدا ہوتی ہے؛

ملاقات ختم ہوئی ایاز خان نے نہایت اخلاص سے مجھے الوداع کیا اور اس سے مصافحہ کرتے وقت مجھے ہرگز محسوس نہ ہوا کہ وہ غیر ملکی ہے ہمارے مارشل کے متعلق اس کے طرزِ کلام نے میرے دماغ سے ہی اس خیال کو نکال دیا کہ وہ کوئی مشرق سے آیا ہوا مہمان ہے؛

محمد آباد اسٹیٹ سندھ میں ضرورت

احباب جماعت کو معلوم ہے کہ تحریک جدید کے سرمایہ سے ایک کافی رقبہ سندھ میں حاصل کیا گیا ہے۔ جس کا نام محمد آباد اسٹیٹ ہے۔ اس جگہ زمیندارہ ضرورت کے لئے ایک ایسے تجربہ کار لوہار کی ضرورت ہے۔ جو زمیندارہ کام اچھی طرح کر سکے۔ اسی طرح ایک بڑھئی کی بھی ضرورت ہے۔ حاجتمند احباب اپنی درخواست اپنے پریذیڈنٹ جماعت کی تصدیق سے ارسال فرمائیں۔ اسی طرح اگر کوئی احمدی دوست وہاں عام ضروریاتِ زندگی کی دکان اپنے سرمایہ سے کھولنا چاہیں۔ تو ان کے لئے بھی بہترین موقعہ ہے۔ جملہ درخواستیں پتہ ذیل پر آئیں؛ انچارج تحریک جدید قادیان

حکومتِ پنجاب کے غور کے لئے

قادیان میں فتنہ انگیزی کرنیوالوں کے لئے پولیس کے انتظامات

قادیان میں ان دنوں ایک ایسا نظارہ دیکھنے میں آتا ہے۔ جو ہر دیکھنے والے کو حیرت زدہ کر دیتا ہے۔ اور اس کے دل میں طرح طرح کے سوالات پیدا کر دیتا ہے۔ یہاں چار پانچ آدمی ایسے ہیں۔ کہ جن کے ساتھ پنجاب پولیس کے لٹھ بند کنسٹیبل سایہ کی طرح لگے رہتے ہیں۔ وہ جہاں جانا چاہیں پولیس کے آدمی ضرور ان کی اردل میں ہوں گے۔ آپ اگر یہ سماں دیکھیں تو بہت حیران ہوں۔ ایک شخص آگے آگے جا رہا ہے اور پیچھے پیچھے پولیس مین ہے۔ چلتے چلتے وہ شخص دائیں گھومتا ہے۔ تو سپاہی بھی اس کے ساتھ ہی گھوم جاتا ہے۔ وہ بائیں مڑتا ہے۔ تو سپاہی بھی اس کے ساتھ اپنا رخ بدل لیتا ہے۔ وہ کسی مکان میں داخل ہو تو سپاہی بھی جا گھستا ہے۔ غرضکہ کوئی وقت نہیں۔ جب پولیس ان میں سے کسی کی مفارقت کو گوارا کر سکے۔ جب وہ اپنے مکان میں آجائیں۔ تو پولیس کی گارد دروازہ پر پہرہ کے لئے بیٹھ جاتی ہے۔ بلکہ میں نے سنا ہے کہ رات کو مکان کے اردگرد پہرہ کے علاوہ ان کے مکانوں کی چھتوں پر پولیس موجود رہتی ہے۔

حکومت اگر ان کی حفاظت کے لئے اس قدر اہتمام کرتی ہے۔ تو شوق سے کرے۔ ان کی اس قدر حفاظت کا اہتمام ہمارے کسی مقصد سے خارج نہیں۔ کیونکہ ان کے غیر محفوظ اور اکیلا ہونے کی صورت میں ہم ان کو ضرر پہونچانے کا نہ کوئی ارادہ رکھتے ہیں۔ اور نہ اسے جائز سمجھتے ہیں۔ قانون کو ہاتھ میں لینا اور کسی شخص کو انتہائی اشتعال کی حالت میں بھی خود سزا دینا ہمارے نزدیک گناہ ہے اور کوئی صاحبِ بصیرت اور فہیم احمدی اس کے لئے تیار نہیں ہو سکتا۔ لیکن اس کا ایک پہلو ضرور ایسا ہے۔ جس پر میں جماعت احمدیہ کے ایک فرد کی حیثیت سے نہیں۔ بلکہ سرکار کی رعایا کا ایک فرد اور ایک زمیندار کی حیثیت سے اکثر غور کرتا ہوں۔ اور جوں جوں غور کرتا ہوں۔ میری حیرت بڑھتی جاتی ہے۔ اور اس ضمن میں بعض باتیں ناظرین کے پیش کرتا ہوں؛

سب سے پہلی قابلِ غور بات ان لوگوں کی پوزیشن اور حیثیت ہے۔ انہوں نے حکومت کے لئے کوئی خاص خدمات سرانجام نہیں دیں۔ اس کے لئے کوئی نئے علاقے فتح نہیں کئے۔ حکومت کے کسی دشمن کو زیر نہیں کیا۔ پھر یہ کہ ملک کی کوئی سیاسی۔ اخلاقی۔ یا علمی و ادبی خدمت نہیں کی۔ کہ کہا جا سکے۔ اس میدان میں اور ان خدمات کی وجہ سے بعض لوگوں کو ان کے ساتھ دشمنی ہو گئی ہے۔ اس لئے ان کی حفاظت سرکار دولتمدار کے ذمہ ہے؛

غرضکہ ان کی کوئی خصوصیت ایسی نظر نہیں آتی۔ جو ان کے حکومت کا اس قدر لاڈلا ہونے کی وجہ قرار دی جا سکے۔ دنیوی وجاہت اور شخصیت کے لحاظ سے اگر دیکھا جائے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو یہ ایک امر واقعہ ہے۔ کہ ان میں سے ایک فرد بھی ایسا نہیں۔ جو کسی ذریعہ سے بھی سرکار کے خزانہ میں پھوٹی کوڑی کا اضافہ کرنے والا ہو۔ ان میں سے نہ تو کوئی لگان یا مالیہ ادا کرنے والا ہے۔ نہ انکم ٹیکس دینے والا۔ اور یہی دو ذرائع حکومت کی آمدنی کے ہیں۔ حتیٰ کہ ان میں سے کسی کے ذریعہ لوکل سیلف گورنمنٹ کو بھی کوئی آمد نہیں۔ ان میں سے کوئی بھی ذاتی مکان کا مالک نہیں۔ کہ کوئی ہاؤس ٹیکس ہی اس سے وصول ہوتا ہو۔

پھر ان لوگوں کے اندر کیا خوبی اور کیا خصوصیت ہے۔ اور ان کا کونسا کارنامہ ہے جس سے نہ تو یہ لوگ خود انکار کر سکتے ہیں۔ اور نہ ان کی اس قدر چاہنے والی حکومت۔ کہ ان لوگوں نے سوائے اس کے کچھ نہیں کیا۔ کہ لاکھوں انسانوں کے مذہبی پیشوا اور اس کے خاندان کی معزز اور پیکر عصمت و عفت خواتین پر گندے سے گندے الزامات لگائے۔ کمینہ سے کمینہ اتہامات سے متہم کیا۔ اور شدید سے شدید گالیاں دیکر لاکھوں انسانوں کے قلوب کو زخمی اور ان کے جگروں کو چھلنی چھلنی کر دیا۔ اس کے سوا ان کی کوئی خصوصیت نہیں۔ کوئی خدمت نہیں۔ کوئی کارنامہ نہیں۔ کوئی خوبی نہیں۔ جو انہیں اس قدر محبوب اور حکومت کے نقطۂ نگاہ سے قیمتی وجود بننے کے لئے بطور دلیل پیش کی جا سکے۔ ہمارا تو یہ دعوےٰ ہے کہ ہم ان سب باتوں کو اپنے مذہبی احکام کے ماتحت صبر کے ساتھ برداشت کر رہے ہیں۔ اور باوجود ان کے ان پر ہاتھ اٹھانا گناہ سمجھتے ہیں۔ لیکن اگر بفرض محال یہ تسلیم بھی کر لیا جائے کہ جماعت احمدیہ کے ہاتھوں ان کی جانیں خطرہ میں سمجھتے ہیں حکومت حق بجانب ہے۔ اور اس لئے ان کی جانوں کی حفاظت ضروری ہے۔ تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ پنجاب بھر میں آیا حکومت ہر اس شخص کی حفاظت اس اہتمام سے کرتی رہی اور کرنے کیلئے تیار ہے۔ جو اپنے گاؤں کی معزز ترین اور محبوب ترین شخصیت کو اور اس کے خاندان کی بہو بیٹیوں کو گالیاں دیکر اور ان پر غیر شریفانہ الزامات لگا کر اس گاؤں کی اکثریت کو اپنے خلاف کھڑا کر لے یا یہ اعزاز صرف اسی شخص کے لئے مخصوص ہے۔ جو جماعت احمدیہ کے امام و پیشوا اور اس کے دلوں پر حکومت کرنے والے خلیفہ اور اس کے خاندان کی خواتین کو گالیاں دے۔ کیا اگر میں اپنے گاؤں میں جا کر وہاں کے نمبردار کو یا وہاں کی محبوب ترین کسی ہستی کو گالیاں دوں جس کے نتیجہ میں گاؤں کی اکثریت کا میرے خلاف ہو جانا ایک طبعی بات ہے۔ تو کیا حکومت اسی طرح میری حفاظت کے لئے پولیس تعینات کر دیگی اگر نہیں۔ تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیوں نہیں جب کہ میری اور مصری پارٹی کی پوزیشن ایک ہی ہوگی۔ بلکہ میرا مزید استحقاق ثابت کرنے والی ایک چیز یہ بھی ہے۔ کہ میں اپنے گاؤں میں زمیندار ہوں اور بطور مالیہ سرکار کے خزانہ میں ایک رقم داخل کرتا ہوں۔

ہم نے تو دیکھا ہے۔ کہ دیہات میں حکومت کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے بعض سرکار پرست وہاں کے بدمعاشوں کے ساتھ عداوت پیدا کر لیتے ہیں۔ اور ان کی جانیں ہر وقت ان پیشہ ور بدمعاشوں کے ہاتھوں خطرہ میں رہتی ہیں۔ اور کئی مارے بھی جاتے ہیں۔ مگر حکومت کی طرف سے ان کی حفاظت کے لئے مستقل گارد کا انتظام تو در کنار کبھی کبھار ان کی پرسش احوال کے لئے بھی کوئی سپاہی نہیں پہنچتا۔ دیہات میں قتل ہو جاتے ہیں۔ اور سارا سارا دن بلکہ بعض اوقات دو دو تین تین دن پولیس نہیں پہنچتی۔ خود قادیان میں ہی جہاں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو گالیاں دینے والوں میں سے ہر ایک کے مکان پر کئی کئی سپاہی موجود رہتے ہیں۔ آئے دن چوریاں ہوتی رہتی ہیں۔ مگر ان ہزاروں اشخاص کی حفاظت کے مقابلہ میں چار افراد کی حفاظت بہت زیادہ مقدم سمجھی جاتی ہے۔ اس پر لازماً یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ آخر ان لوگوں کا کونسا ایسا کارنامہ ہے۔ جس کے باعث وہ حکومت کو اس قدر عزیز ہیں۔ کہ غریب دیہاتیوں سے قرقیوں اور نیلامیوں اور گرفتاریوں کے ذریعہ سے حاصل کردہ روپیہ ان کی حفاظت کے لئے اس طرح ضائع کیا جا رہا ہے۔ اگر اس طرح ایک ایک فرد کی حفاظت کے لئے کئی کئی سپاہی فارغ کئے جا سکتے ہیں اور مہینوں فارغ کئے جا سکتے ہیں۔ تو اس کے صاف معنے یہ ہیں۔ کہ پولیس فورس ضرورت سے زیادہ ہے۔ پھر جب یہ لوگ پرائیویٹ کاموں کے لئے قادیان سے باہر کسی شہر میں جاتے ہیں۔ تو پولیس باقاعدہ ساتھ جاتی ہے۔ اب یہ توقع ہی نہیں کی جا سکتی کہ یہ لوگ ان کا خرچ بھی برداشت کرتے ہونگے۔ یقیناً ان کا خرچ سرکاری خزانہ پر پڑتا ہے۔ جو سراسر ناجائز ہے۔ اس وقت پنجاب میں یونینسٹ پارٹی کی حکومت ہے۔ جس کے ارکان زمیندار ہیں۔ اور زمینداروں کی حالت سے بخوبی آگاہ۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ زمینداروں کو سرکاری مطالبات زر پورا کرنے میں کس قدر تکالیف کا سامنا ہوتا ہے۔ اور اس قدر غریب اور مفلس لوگوں سے سختی کے ساتھ روپیہ وصول کر کے اسے اس طرح بے دریغ صرف کرنا یقیناً حاکمانہ دیانتداری کے خلاف ہے۔ اگر یہ لوگ حکومت کو اس قدر عزیز ہیں اور یہ وجود اس کے نقطۂ نگاہ سے بہت قیمتی ہیں۔ تو انہیں کسی ایسے محفوظ مقام پر لے جائے۔ جہاں ان کی حفاظت کے لئے کوئی مزید بار سرکار پر نہ پڑے۔ آخر ان کا قادیان میں ہی رہنا کیوں اس قدر ضروری سمجھا گیا ہے۔ یہاں ان کا کیا رکھا ہے۔ ایک مذہبی تعلق تھا۔ جو منقطع ہو چکا۔ اب یہاں نہ ان کا مکان ہے نہ زمین۔ اور نہ کوئی اور جائیداد۔ پھر کیا ضرورت ہے کہ انہیں یہاں رکھنے پر غرباء کی گاڑھے پسینہ کی کمائی صرف کی جائے۔

مندرجہ بالا حقائق کے پیش نظر حکومت کا فرض ہے۔ کہ اس سوال پر غور کرے۔ ورنہ ان لوگوں کو اس طرح سرکاری حفاظت میں قادیان میں ہی رکھنا پبلک کے دلوں میں طرح طرح کے شکوک پیدا کرنے والی بات ہے۔ اور ان لوگوں کی تائید میں جو اس ساری فتنہ انگیزی میں سرکار کے بعض افسران کا ہاتھ سمجھتے ہیں۔ ایک دلیل

خاکسار

رحمت اللہ شاکر۔ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امانت جائداد تحریک جدید

آج کل ۲ قسم کی امانتیں دفتر محاسب میں جمع ہو رہی ہیں۔ ایک امانت جائداد تحریک جدید جو ۱۹۳۵ء کے شروع سے جاری ہے۔ اور جس کی میعاد ۳ سال ہے۔ اور ایک ذاتی امانت جو کہ ایک لمبے عرصے سے جاری ہے۔ چونکہ ان دونو قسم کی امانتوں کے جمع کرانے میں اکثر احباب کو مغالطہ لگ جاتا ہے۔ اس لئے امانت جائداد تحریک جدید کا روپیہ بعض دفعہ ذاتی امانت میں جمع ہو جاتا ہے۔ اور ذاتی امانت کا روپیہ امانت جائداد میں جمع ہو جاتا ہے۔

احباب امانت کا روپیہ بھیجتے وقت کوپن میں یا الگ تفصیل میں اچھی طرح تصریح کر دیا کریں۔ اب ایک دفعہ پھر توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ امانت کی رقم بھیجتے وقت پوری پوری تشریح کر دیا کریں۔ کہ یہ رقم کس امانت کی ہے۔ یعنی ذاتی امانت کی یا امانت تحریک جائداد کی

فخر الدین سیکرٹری امانت جائداد تحریک جدید۔ قادیان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہنے والے مخلصین

اگست میں چندہ تحریک جدید کے وعدے پورے کرنیوالے احباب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ "امر واقعہ یہ ہے کہ اس وقت اسلام کی ترقی خدا تعالیٰ نے میرے ساتھ وابستہ کر دی ہے۔ جیسا کہ وہ ہمیشہ سے اپنے دین کی ترقی خلفاء کے ساتھ وابستہ کیا کرتا ہے پس جو میری سنے گا وہ جیتے گا اور جو میری نہیں سنے گا وہ ہارے گا۔ جو میرے پیچھے چلے گا خدا تعالیٰ کی رحمت کے دروازے اس پر کھولے جائیں گے اور جو میرے راستہ سے الگ ہو جاتے گا۔ خدا تعالیٰ کی رحمت کے دروازے اس پر بند کئے جائیں گے۔"

پس خدا تعالیٰ کے فضل اور رحمت کے پانے کا ذریعہ خلیفہ وقت کی اطاعت اور فرماں برداری ہے۔ اس اطاعت اور فرماں برداری کے اظہار اور خدا تعالیٰ کی رضاء کے لئے تحریک جدید میں جن احباب نے خوشی سے وعدے کئے اور خدا کے فضل سے ہی ماہ اگست میں ان کو پورا کر دیا۔ ان کی فہرست حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کرنے کے بعد اس لئے شائع کی جا رہی ہے۔ کہ وہ دوست جنہوں نے ابھی تک اپنے وعدے پورے نہیں کئے۔ جلد پورا کرنے کی طرف متوجہ ہوں۔ کیونکہ پہلے دور کے ختم ہونے کا وقت قریب آ گیا ہے۔ فہرست حسب ذیل ہے۔

(فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

قاضی محمد عبد اللہ صاحب بی۔اے بی۔ٹی۔ قادیان ۲۵۲/-
ملک غلام فرید صاحب ایم۔اے قادیان ۷۰/-
ماسٹر مولا بخش صاحب " ۵/-
استانی آمنہ بیگم صاحبہ " ۸/-
میاں عبد المجید صاحب عاجز دار الرحمت " ۱۰/-
راجہ محمد اسلم صاحب " ۲۰/-
عبد الرحیم صاحب عرف پورا بھاگی ننگل ۱۵/-
محمد اسحٰق صاحب سیالکوٹی دار العلوم قادیان ۱۰/-
چوہدری عبد الستار خان صاحب دار الفضل قادیان ۶/-
چوہدری حاکم الدین صاحب دار الفضل قادیان ۵/-
حاجی محمد اسمٰعیل صاحب دار البرکات " ۵۱/-
محمد شریف صاحب دوکاندار " ۵/-
چوہدری حکم دین صاحب دیال گڑھ ۵/-
مستری جلال الدین صاحب " ۵/-
حسین بی بی اہلیہ صاحبہ سردار خان صاحب سار چور ۵/۸
محمد صادق صاحب اٹھوال ۵/-
حکیم فتح محمد صاحب فیض اللہ چک ۱۵/-
ماسٹر غلام محمد صاحب " ۵/-
میر بشیر احمد صاحب سیالکوٹ ۲۲/-
بابو فضل الٰہی صاحب " ۶/-
چوہدری محمد قاسم صاحب کھیوہ باجوہ ۷/-
میاں عمر الدین صاحب کھیوہ باجوہ ۵/-
" محمد رمضان صاحب " ۵/-
چوہدری رحمت خان صاحب میانوالی خانانوالی ۱۵/-
حکیم ناظر حسین صاحب خانانوالی میانوالی ۶/-
" محمد مالک صاحب " ۶/-
چوہدری جھنڈے خان صاحب اور اجاکوٹی ۶/-
عمر الدین صاحب علینہ والی ۷/-
چوہدری محمد الدین صاحب " ۵/۸
رکن الدین صاحب گھنو کے ججہ ۵/-
محمد عبد اللہ صاحب سبزی فروش نارووال ۵/-
اللہ دتا صاحب " ۱۵/-
ملک خیر الدین صاحب جگڈیا ۲۵/-
میاں عبد الکریم صاحب دوسیوالہ ۱۰/۸
بابو عبد اللہ خان صاحب مالوکے بھگت ۳۰/-
محمد حیات صاحب ڈسکہ ۵/-
والدہ صاحبہ مسعود احمد صاحب امرتسر ۳۲/-
ہمشیرہ " " ۲۲/-
حافظ مبین الحق صاحب " ۲۵/-
صفدر علی خان صاحب دریکا " ۱۰/-
چوہدری اسد اللہ خان صاحب بار ایٹ لاء لاہور ۲۰۰/-
ڈاکٹر شیخ عبید اللہ صاحب لاہور ۶۰/-
مرزا عنایت اللہ صاحب " ۲۱/-
قاضی عبد الحمید صاحب لاہور ۲۰/-
میاں غلام محمد صاحب ثالث " ۱۵/-
منشی عبد الحمید صاحب کاتب " ۱۵/-
نور احمد سعید صاحب ل لاٹن لاہور ۶/-
ملک احمد حسین صاحب " ۵/-
میاں محمد شفیع صاحب پانڈہ " ۷/-
" غلام محمد صاحب درزی " ۷/-
عبد الوحید صاحب سلیم لاہور " ۵/-
عبد الجلیل صاحب عشرت معہ والدہ صاحبہ لاہور ۱۰/-
حکیم محمد جمیل صاحب ۱۵/-
منظور الحسن صاحب ایم۔اے لاہور ۵/-
چوہدری ظفر اللہ خان صاحب " ۵/-
بیگم میاں حسن محمد صاحب " ۵۰/-
اہلیہ صاحبہ نتھو صاحب " ۵/-
والدہ صاحبہ محمد احسن صاحب " ۵/-
مسٹر نذیر احمد صاحب " ۵۰/-
بابو بشیر الحق صاحب لاہور چھاؤنی ۵/-
چوہدری بدر الدین صاحب گنج ۵/-
میاں عبد الحق صاحب معہ والدہ صاحبہ گنج ۲۵/-
شیخ عبید اللہ صاحب مزنگ ۱۲۵/-
" فتح محمد صاحب معہ والدہ صاحبہ " ۸۰/-
چوہدری غلام احمد صاحب ایم۔اے " ۳۵/-
شیخ عنایت اللہ صاحب " ۱۰/-
ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم بی۔اے ایل۔ایل۔بی ۲۶/-
شیخ نور محمد صاحب شاہدرہ ۷/-
بابو بشیر احمد صاحب " ۵/-
سید ولایت شاہ صاحب معہ اہلیہ و والدین شاہ مسکین ۲۰/-
منشی عبد الحق صاحب پٹواری بگیل پور ۲۰/-
اہلیہ صاحبہ سید محمد صدیق صاحب شاہ مسکین ۶/-
ماسٹر عبد الواحد صاحب جونگ ۴/-
چوہدری سردار خان صاحب شاہ مسکین ۶/-
غلام احمد صاحب نواں کوٹ " ۶/-
منشی محمد ابراہیم صاحب کردل " ۳۰/-
ملک محمد شفیع صاحب بھینی " ۱۲/-
ماسٹر غلام نبی صاحب گوجرانوالہ ۴۰/-
بابو محمد اسمٰعیل صاحب " ۴۰/-
میر اللہ بخش صاحب تسنیم تلونڈی راہوالی ۱۲/۸
نور محمد صاحب پیر کوٹ ۵/۱۲
عطاء الٰہی صاحب چک نمبر ۱۵۵ رکھ جنڈانوالہ ۷/-
عطا محمد صاحب " " ۷/-
مشتاق احمد صاحب " " ۷/-
سید فضل محمد شاہ صاحب چک نمبر ۴۳ گوکھووال ۵/-
چوہدری چراغ دین صاحب " " ۵/-
بھائی نور محمد صاحب " " ۵/-
چوہدری غلام احمد صاحب " " ۱۵/-
محمد اسمٰعیل صاحب " " ۵/-
چوہدری فضل الرحمٰن صاحب بی۔اے۔ جھنگ ۶/-
عبد الکریم صاحب خوشاب ۶/-
ماسٹر محمد عبد اللہ صاحب چک ۱۰۷ اس ۲۶/-
غلام غوث صاحب چک سکندر ۵/-
تاج محمد صاحب پٹیالہ سائیاں ۵/-
محمد حسین صاحب " " ۵/-
سردار محمد صاحب " " ۵/-
خوشی محمد صاحب " " ۵/-
غلام حیدر صاحب معہ اہلیہ صاحبہ سوک کلاں ۲۰/-
چوہدری غلام نبی صاحب بھلیسر ۷/-
" عبد اللطیف صاحب " ۸/-
بابو محمد سلیم صاحب ہیڈ رسول حال بچالیہ ۱۰/-
شیخ میراں بخش صاحب کڑیانوالہ ۵/-
غلام احمد صاحب " ۷/-
میاں محمد بخش صاحب جہلم ۵۰/-

372

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد شفیع صاحب جہلم ۵/

چوہدری خان صاحب کارکیار جہلم ۵/

میر حمید اللہ صاحب راولپنڈی ۹۰/

میاں محمد شفیع صاحب " ۶/

ماسٹر سلطان محمد صاحب سنگھرال " ۶/

سردار عبد القادر خان صاحب ٹاؤن شنڈ ۶/

قاضی عبد الخالق صاحب پشاور ۱۰/

ڈاکٹر شریف اللہ خاں صاحب " ۱۰/

مرزا عبد الرحمن صاحب " ۲۵/

بابو محمد اعظم صاحب حال پارہ چنار ۱۰۱/

بابو شاہ محمد صاحب پشاور ۲۰/

میاں محمد احسن صاحب مردان ۳۳/

بابو عبد اللطیف صاحب " ۱۶/

ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب " ۲/

میر فضل الدین صاحب " ۳۲/

محمد اسحٰق صاحب ہوتی مردان ۶/

میاں جان محمد صاحب پنشنر کیمل پور ۱۵/

ڈاکٹر گل محمد خاں صاحب ہیر و غربی ڈیرہ غازیخاں ۱۶/

ڈاکٹر عطاء اللہ خاں صاحب منٹگمری ۱۵/

والدہ صاحبہ بابو نصیر احمد صاحب " ۵/

چوہدری نذیر احمد صاحب چک ۳۱/۱۱ ۲۵۱/

چوہدری اقبال صاحب چک ۳۱/۱۱ ۱۶/

میاں امام الدین صاحب پاکپٹن ۵/

بابو محمد فاضل صاحب فیروز پور ۳۲/

قاضی منظور الحق صاحب " ۵/

بابو جلال الدین صاحب " ۶/

امیر علی صاحب ہیڈ سلیمانکی ۶/

غلام جیلانی صاحب کاتب جالندھر ۶/

ماسٹر عطاء اللہ خاں صاحب کاٹھ گڑھ ۶/۸

عبد اللہ خاں صاحب کاٹھ گڑھ ۵/

ڈاکٹر چوہدری محمد طفیل خاں صاحب مونہ ڈیپو جماعت ہٹر دعہ ۶۵/

خان بہادر چوہدری نعمت خاں صاحب بیگم پور کنڈی ۵۰۰/

چوہدری بہادر جنگ خاں صاحب کریام ۱۲/

دوست محمد صاحب اجمیر ۷/

چوہدری بشیر احمد صاحب سب جج ہوشیار پور ۳۰/

میاں محمد حسین صاحب لدھیانہ ۷/

چوہدری فتح الدین صاحب سمرالہ ۵/

عبد الرحمن صاحب ماچھیواڑہ ۱۱/

اللہ بخش صاحب " ۵/

فتح الدین صاحب کپور تھلہ ۵/

محمد عبد اللہ صاحب جھجٹ ۵/

بی بی صاحبہ " ۵/

محمد اسمٰعیل صاحب " ۵/

محمد بخش صاحب انبالہ ۷/

محمد بشیر صاحب ایم اے پٹیالہ ۲۰/

شیخ کرم الٰہی صاحب " ۱۰/

مستری حاکم الدین صاحب سرہنگر ۵/

خواجہ سلطان صاحب " ۱۸/

مرزا عنایت اللہ صاحب اکھنور ۱۲/۸

مستری فضل کریم صاحب " ۱۲/۸

مستری محمد الدین صاحب " ۶/۸

فضل کریم صاحب " ۷/۴

" ۱۶/

مستری نور الدین صاحب کوٹلی ۲۵/

اہلیہ صاحبہ محمد یوسف صاحب بارہ مولا کشمیر ۵/

مریم بیگم صاحبہ اسنور۔ کشمیر ۶/

صوفی عبد الحکیم صاحب کراچی سندھ ۱۰۰/

بابو رفیع الزمان صاحب کراچی سندھ ۳۷/

احمد جان صاحب " " ۵/

اہلیہ صاحبہ مختار حسین صاحب " " ۷/

ڈاکٹر احمد الدین صاحب محمود آباد فارم سندھ ۵۵/

بشیر محمد خاں صاحب نواب شاہ سندھ ۹/

سید عباس علی شاہ صاحب " " ۸۰/

آپ نے اپنا گذشتہ سال کا بقایا بھی تیسرے سال کے ساتھ ادا کیا ہے جزاہ اللہ

مستری بشیر محمد صاحب احمد آباد سٹیٹ سندھ ۱۰/

حکیم محمد اشرف صاحب احمد آباد سٹیٹ سندھ ۵/

جلال الدین صاحب کوٹری سندھ ۵/

گل محمد صاحب " " ۵/

راجہ عبد الرحمن صاحب کوٹری " ۵/

چوہدری عبد الرحمن خاں صاحب ناصر آباد سندھ ۱۵/

خضر سلطانہ صاحبہ دہلی ۱۴/

اہلیہ صاحبہ محمد صدیق صاحب دہلی ۵/

امۃ العزیز صاحبہ بنت بابو محمد عمر صاحب دہلی ۶/

معراج الدین صاحب کوئٹہ ۷/

اختر احمد صاحب ڈیرہ دون ۱۵/

ڈاکٹر محمد شفیق صاحب جے پور ۴۰/

بابو شریف احمد صاحب معہ مرحومین فیض آباد ۱۹۰/۸

ڈاکٹر وارث علی صاحب لکھنؤ ۱۲/۸

چوہدری عبد الرحمن صاحب " ۳۱/

محمد حسین صاحب ساگر شموگا ۵۰/

ثناء اللہ صاحب کھلاری ۵/

عبد الرحمن صاحب سنبل پور ۵/

امیر علی۔ جی۔ ایم بشیر احمد صاحب بنگلور ۱۰/

تاج محمد یوسف صاحب ہنگاؤں حال علاقہ مونگھیر ۱۱۰/

زکیہ خاتون صاحبہ مونگھیر ۵/

سید غلام محمد صاحب مونگھیر ۶/۴

مولوی سید محمد احمد صاحب انگول کٹک ۱۱/

سید عبد الحلیم صاحب پوری ۸۰/

اہلیہ صاحبہ " " ۱۵/

ڈپٹی مصاحب خاں صاحب کیرنگ ۱۱۵/

ملک عبد العزیز صاحب معہ اہلیہ آرڈھا ۵۲/

بشیر احمد صاحب حامد بمبئی ۱۲/

محمد اقبال صاحب پراچہ بمبئی حال بھیرہ ۳۰/

سلیم بیگم صاحبہ اہلیہ محبوب علی صاحب حیدر آباد۔ دکن ۱۲۵

امۃ السلام صاحبہ دختر حیدر علی صاحب " ۵/

فضل حق خاں صاحب حیدر آباد دکن ۲۵/

اہلیہ صاحبہ " " " ۲۵/

ہدایت علی صاحب " " ۷/

حسینی بیگم صاحبہ اہلیہ محمد عمر صاحب " " ۹/

فرزندان محمد علی صاحب " " ۱۰/

سردار خاں صاحب " " ۵/

اہلیہ صاحبہ سید جعفر صاحب " " ۵/

سیٹھ عبد اللطیف صاحب " ۳۱/

اہلیہ صاحبہ اول چوہدری محمد اسمٰعیل خاں صاحب دار الفضل ۵/

اہلیہ صاحبہ دوم " " " ۵/

والد صاحب " " " ۵/

بیگم جی اہلیہ مولوی غلام نبی صاحب مصری دار الفضل ۲۲/۸

مائی عمداں صاحبہ " ۶/

کریم بی بی صاحبہ اہلیہ مستری اللہ دتا صاحب " ۵/

اہلیہ صاحبہ حکیم دین محمد صاحب " ۱۱/

ممتاز بیگم صاحبہ اہلیہ میر انعام اللہ صاحب مرحوم " ۱۰/

والدہ صاحبہ احمد نواز خاں صاحب۔ دار الفضل ۷

حلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ دوست محمد خاں صاحب دار الفضل ۵/

والدہ صاحبہ بابو محمد اسحٰق صاحب جالندھری دار الفضل ۱۵/

زہرہ فاطمہ صاحبہ اہلیہ مولوی عبد الغفور صاحب دار الفضل ۷/

میری پیاری بہنو!

میں آپ کی ہمدردی کی خاطر یہ اشتہار دے رہی ہوں کہ اگر آپ کو کسی قسم کا کوئی پوشیدہ مرض ہے۔ تو خواہ مخواہ فضول ادویات پر روپیہ برباد نہ کریں۔ میرے پاس میری خاندانی مجرب دوا ہے جو عورتوں کے ماہواری ایام کی ہر مرض میں حیرت انگیز اثر ظاہر کرتی ہے۔ ہزاروں میری بہنیں اس دوا کو استعمال کرکے ماہواری ایام کی تکلیفوں سے مکمل صحت حاصل کر چکی ہیں۔ اگر آپ کو ماہواری بے قاعدہ آتے ہیں۔ رک رک کر آتے ہیں۔ یا کم آتے ہیں۔ درد سے آتے ہیں۔ سفید رطوبت خارج ہوتی رہتی ہے۔ کمر درد سر درد رہتا ہے قبض رہتی ہے کام کاج کرنے سے دل دھڑکتا ہے یا سانس پھول جاتا ہے پیٹ میں اپھارہ رہتا ہے تو آپ یقین رکھیے کہ میری خاندانی مجرب دوا راحت ان جملہ امراض کو دفع کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتی ہے قیمت مکمل خوراک ایکماہ دو روپے محصول ۸/ کل ۲/۸ ملنے کا پتہ: بیگم نجم النساء بیگم احمدی بمقام شاہدرہ لاہور

حکومت پنجاب کے احکام ڈسٹرکٹ افسروں کے نام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شملہ ۳ ستمبر۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حکومت پنجاب نے تمام ڈسٹرکٹ آفیسروں کے نام اس مفہوم کے احکام صادر کئے ہیں۔ کہ شرارت پسندوں کے ساتھ جو فرقہ وارفسادات کی تحریک کرتے ہیں۔ سختی سے برتاؤ کیا جائے۔ ڈسٹرکٹ آفیسروں کو حکم دیا گیا ہے۔ کہ فتنہ کو اس کے آغاز میں ہی دبا دیا جائے۔ اور اس امر کی کوئی پروا نہ کی جائے۔ کہ شرارت پسند کس رتبہ یا اہمیت کا ہے۔

باخبر حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ان معاملات میں نرمی کے برتاؤ نے فرقہ وارفسادات کا انسداد نہیں کیا جا سکتا ہے۔ بعد ازیں ڈسٹرکٹ آفیسر فائر کرنے سے بھی دریغ نہ کریں۔ بشرطیکہ فساد برپا ہوتے وقت ان کی یہ رائے ہو کہ فائرنگ کی وجہ سے ان جانوں کے تلف ہونے کا انسداد ہو جائے گا۔ جو فساد کے جاری رہنے کی صورت میں ضائع ہو سکتی ہیں۔

گزشتہ چند مہینوں میں حکومت پنجاب اس موضوع کی طرف خاص طور پر متوجہ رہی ہے۔ کہ پنجاب کی مختلف قوموں کے باہمی تعلقات کی اصلاح ہو جائے۔ اس سلسلے میں یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ پانی پت کے فائرنگ سے متعلق مسٹر ایسکوتھ اور فسادات آہلہ سے متعلق مسٹر اانز کی رپورٹیں بھی زیر بحث رہی ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ حکومت چند ہفتے بیشتر ان رپورٹوں کے بارے میں اپنا آخری فیصلہ کر چکی ہے۔ مگر چونکہ دونوں حادثوں سے متعلق متعدد مقدمات عدالت میں زیر سماعت ہیں۔ اس لئے ان رپورٹوں یا ان کے متعلق حکومت کے فیصلے کے شائع کرانے کے کام کو کچھ عرصہ کے لئے ملتوی کر دیا گیا ہے۔ جس وقت عدالت کی طرف سے ان مقدموں کا فیصلہ ہو گیا۔ رپورٹیں اور ان کے متعلق حکومت کے فیصلے کو شائع کر دیا جائے گا۔

سرگودہا میں لجنہ اماء اللہ کا قیام

۳ اگست۔ بروز جمعۃ المبارک سے بحکم بابو محمد سعید صاحب امیر جماعت احمدیہ لجنہ اماء اللہ قائم کی گئی۔ مندرجہ ذیل عہدیدار مقرر کئے گئے۔ لجنہ کے زیر انتظام مستورات کا جلسہ کیا گیا۔ جس میں میں نے تمام ممبرات سے تعاون کی درخواست کی۔ اس کے بعد سکرٹری صاحبہ نے چندہ کی باقاعدہ ادائیگی اور مقامی فنڈ کے قائم کرنے کی اپیل کی۔

پریذیڈنٹ۔ محترمہ صغریٰ خانم صاحبہ اہلیہ چوہدری تصدق حسین صاحب

جنرل سکرٹری۔ خاکسار۔ عائشہ بی بی اہلیہ بابو عبد الجبار خان صاحب

سیکرٹری مال۔ محترمہ صالحہ بیگم صاحبہ اہلیہ بابو غلام رسول صاحب

(جنرل سکرٹری لجنہ اماء اللہ سرگودہا)

عہدیداران وموصی صاحبان کو اطلاع

ضمیمہ رسالہ الوصیت ہدایت "نمبر ۵"

ہر ایک میت جو قادیان کی زمین میں فوت نہیں ہوئی۔ اس کو بغرض دفن قادیان میں لانا ناجائز ہوگا۔ نیز ضروری ہوگا کہ کم از کم ایک ماہ پہلے اطلاع دیں۔ تا اگر انجمن کو اتفاقی موانع قبرستان کے متعلق پیش آ گئے ہوں تو ان کو دور کر کے اجازت دے۔ درست ہدایت مذکور کی ہمیشہ پابندی کیا کریں۔ (سکرٹری مقبرہ بہشتی)

اعلان نکاح

۲۹ اگست ۱۹۳۷ء کو میری لڑکی زیب النساء کا نکاح میاں محمد امین صاحب ولد میاں محمد الدین صاحب ساکن امرتسر کے ساتھ بعوض مہر مبلغ پانصد روپیہ علاوہ زیور مسجد مبارک میں بعد نماز ظہر حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھا۔ خاکسار۔ محمد شمس الدین (قادیان)

کمزور مرد ساٹھ سالہ بوڑھے غلط کار نوجوان

امرت بوٹی رجسٹرڈ

استعمال کریں۔ امرت بوٹی کثیر التعداد بوٹیوں کا جوہر۔ جریان۔ سرعت۔ کثرت احتلام کو دور کر کے منی کو گاڑھا کرتی ہے۔ بواسیر کے جراثیم کو ہلاک کرتی ہے۔ بغیر پرہیز ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے ۵۰۰ گولی معہ امرت طلاء ۱۲/۳ ۵۰ گولی بغیر امرت طلاء ۱ روپیہ

مینیجر احمدیہ یونانی فارمیسی جالندھر کینٹ

حب اٹھرا رجسٹرڈ (دوائی اٹھرا)

اسقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے شاگرد کی دوکان سے

جن کے حمل گر جاتے ہیں یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں یا پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ اکثر ان کو بیماریوں کا شکار رہتے ہیں۔ سبز پیلے دست سوکھے پیچش۔ درد پسلی یا نمونیا ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا بدن پر پھوڑے پھنسی چھالے خون کے قطرے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ اور خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دیدینا۔ بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا۔ اور لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی بیماری نے کروڑوں خاندان بے چراغ ویران کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائداد غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے لاولدی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ مولوی نور الدین صاحب طبیب سرکار جموں وکشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولے یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصولڈاک

المشتہر۔ حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

اطلاع نامہ بابت تاریخ مقررہ برائے تصفیہ اشتہار نیلام

آرڈر ۲۱ قاعدہ ۶۶ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت شیخ عطاء اللہ صاحب قریشی سب جج درجہ سوم بٹالہ

مقدمہ نمبر ۸۵۳ بابت ۱۹۳۷ء

سادھو رام ولد کرم چند برہمن ساکن بوٹر کلاں تحصیل گورداسپور — ڈگری دار

بنام

میراں بخش ولد اللہ دتہ قوم قصاب ساکن قادیان تحصیل بٹالہ — مدیون ڈگری

چونکہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں سادھو رام ڈگری دار نے واسطے نیلام مکان کے درخواست گذرانی ہے۔ لہذا تم کو بذریعہ تحریر ہذا اطلاع دی جاتی ہے کہ تاریخ ۲۲ ماہ ۱۹۳۷ء واسطے طے کرنے شرائط اشتہار نیلام کے مقرر ہوئی ہے

آج بتاریخ ۲۹ ماہ ۳۷ء بثبت میرے دستخط و مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

(دستخط۔ سب جج درجہ سوم بٹالہ)

(مہر عدالت)

دنیا میں موتی سرمہ کا ہی ڈنکا بج رہا ہے

ضعف بصر۔ ککرے۔ جلن۔ پھولا۔ جالا۔ خارش چشم۔ پانی بہنا۔ دھند۔ غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ گوہانجنی۔ رتوند۔ ابتدائی موتیابند۔ وغیرہ غرضیکہ یہ سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس سرمہ کا استعمال رکھتے ہیں۔ وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پاتے ہیں قیمت ایک تولہ صرف دو روپیہ آٹھ آنے نصف تولہ ایک روپیہ چار آنے محصولڈاک علاوہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان کی معزز ہستیاں موتی سرمہ کو ہی ترجیح دیتی ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا خاندان مبارک موتی سرمہ کو ہی پسند فرماتا ہے

حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم۔ اے سلمہ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں کہ میں اس بات کے اظہار میں خوشی محسوس کرتا ہوں۔ کہ میں نے آپ کے موتی سرمہ کو استعمال کر کے بہت مفید پایا۔ گزشتہ دنوں مجھے یہ تکلیف ہو گئی تھی۔ کہ زیادہ مطالعہ یا تصنیف سے عارضی طور پر بوجہ رہنے کے علاوہ آنکھوں میں گرمی بھی رہتی تھی ان ایام میں میں نے جب بھی آپکا موتی سرمہ استعمال کیا مجھے یقینی طور پر فائدہ حاصل ہوا۔

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی کے خاندان ذی الاحترام میں تو موتی سرمہ ہی مقبول ہے۔

شاہی حکیم حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح اول رض کے صاحبزادگان تحریر فرماتے ہیں۔ پچھلے دنوں عزیز عبدالباسط کو آشوب چشم اور ککروں کی تکلیف تھی۔ اس سے قبل اور بھی کئی ایک ادویہ استعمال کی گئیں لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا۔ لیکن آپ کا موتی سرمہ بہت مفید اور کامیاب رہا۔ درحقیقت یہ بہت ہی قابل قدر چیز ہے۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب بی اے ناظر تالیف و تصنیف تحریر فرماتے ہیں۔ کہ مدرسۃ الخواتین کی ایک طالبہ کو ککروں کی وجہ سے سخت تکلیف تھی۔ چنانچہ وہ پڑھائی کرنے سے بھی عاجز ہو گئی تھی۔ اس نے آپ کا موتی سرمہ چند روز استعمال کیا جس سے اسکو بہت فائدہ ہوا۔ اب وہ باقاعدہ پڑھتی ہے۔ میں یہ اطلاع آپ کو اسلئے دیتا ہوں۔ تاکہ اور لوگ بھی آپکے سرمہ کی اس خوبی سے آگاہ ہو کر اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔

حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب سابق مبلغ بلاد یورپ حال پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ آپکا موتی سرمہ میں نے ککروں کے واسطے استعمال کیا اور بہت مفید پایا۔

حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میرے گھر میں اس سے قبل بہت سے قیمتی سرمے استعمال کئے گئے۔ مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ لیکن آپ کے سرمہ سے ان کی آنکھوں کی سب کمزوری اور بیماری دور ہو گئی۔ اور اب ان کی نظر بچپن کے زمانہ کی طرح بالکل درست اور ٹھیک ہو گئی ہے۔ اس پر میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ اور بدل آپ کے تقاضا کے محض فائدہ عام کے لئے ان الفاظ کو آپ تک پہنچاتا ہوں۔ کہ میری یہ تحریر شائع کر دیں۔ تاکہ دوسرے لوگ بھی اس مفید ترین چیز سے مستفیض ہو سکیں۔

جناب میر محمد اسحاق صاحب فاضل سنیئر پروفیسر احمدیہ کالج و ناظر ضیافت تحریر فرماتے ہیں۔ کہ مجھے ککروں کی شکایت مدت سے تھی۔ رات کو مطالعہ سے خارش جلن۔ پانی بہنا یہ عوارض زور پکڑ جاتے تھے۔ آپکے موتی سرمہ نے مجھے بہت فائدہ دیا اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔

جناب ملک مولا بخش صاحب پریذیڈنٹ سمال ٹاؤن کمیٹی قادیان تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میرے لڑکے کی آنکھوں کو بوجہ ککروں کے سخت تکلیف تھی۔ مدرسہ جاتا تو واپس آ جاتا۔ کہ آنکھیں درد کرتی ہیں۔ ایک دوست ڈاکٹر نے اسے عینک تجویز کر دی اس سے بھی فائدہ نہ ہوا۔ ایک ڈاکٹر صاحب نے فرمایا۔ کہ بجلی سے ککرے جلانے پڑیں گے۔ اس ارادہ کی تکمیل کا خیال ہی تھا۔ کہ آپ کا اشتہار نظر پڑا خیال ہوا۔ کہ پہلے آپ کا موتی سرمہ استعمال کر کے دیکھ لوں چنانچہ ایک شیشی آپ سے منگوائی گئی۔ اس کے چند روز کے استعمال سے تمام عوارض جاتے رہے۔ اب وہ بغیر عینک کے باقاعدہ پڑھتا ہے۔ اب بفضل خدا اس کی آنکھیں بالکل تندرست ہیں۔ اور میں اس کے لئے آپ کا تہ دل سے مشکور ہوں۔

جناب خواجہ غلام نبی صاحب چیف ایڈیٹر الفضل "۱۱ اپریل ۱۹۳۶ء کے الفضل میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میری والدہ صاحبہ کو جن کی آنکھوں میں خارش اور پانی بہنے کی شکایت تھی۔ آپ کا ساختہ موتی سرمہ استعمال کرایا گیا۔ اور چند ہی دنوں میں نمایاں فائدہ محسوس ہوا۔ اس طرح مجھے ذاتی طور پر اس سرمہ کے مفید اور فائدہ رساں ہونے کا علم ہوا۔ اور میں بڑی خوشی سے اس کا اظہار کرتا ہوں۔ تاکہ دوسرے ضرورتمند احباب بھی اس مفید چیز سے فائدہ اٹھائیں۔

ڈاکٹر صاحبان موتی سرمہ کے ہی گیت گا رہے ہیں

جناب ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب سپرنٹنڈنٹ کنٹونمنٹ فیروزپور چھاؤنی سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ آپکے موتی سرمہ کی خدا کے فضل و کرم سے فیروزپور شہر میں دھوم مچ گئی ہے۔ میری آنکھیں مجھے قریباً جواب ہی دے چکی تھیں خیال تھا کہ موگا جا کر آنکھوں کا علاج کراؤں۔ اچانک الفضل پڑھتے پڑھتے آپکے اشتہار پر نظر پڑی منگوایا۔ استعمال کیا سرمہ کیا ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ کی رحمت کا کرشمہ ہے میں تو کیا جس جس نے بھی استعمال کیا۔ اس کے مسیحائی اثر کو دیکھ کر حیرت میں رہ گیا۔ براہ کرم سات تولہ موتی سرمہ سات شیشیوں میں علیحدہ علیحدہ بذریعہ وی پی بھیج دیجئے۔

جناب ڈاکٹر بشیری صاحب میڈیکل آفیسر انچارج نمبر ۱ بٹلین ہسپتال عدن سے تحریر فرماتے ہیں کہ "آپ سے جو موتی سرمہ منگوایا تھا وہ ختم ہو چکا ہے۔ ایک تولہ اور بھیج دیجئے۔ یہاں پر اس کی مانگ بہت زیادہ ہے۔ بہتر ہو کہ آپ کسی لوکل تاجر سے خط و کتابت کر کے اسے مارکیٹ میں مشہور کریں۔ تجربہ سے اس قدر مفید ثابت ہوا ہے۔ کہ میں اپنے مریضوں کو صرف اسی کے استعمال کرنے کی ہدایت کرتا ہوں۔ اور نتائج نہایت خوشگوار رہتے ہیں"۔

جناب ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب آئی ایم ڈی انڈین ملٹری ہسپتال میمو (برما) سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ پہلے ایک تولہ سرمہ آپ سے منگوایا۔ بیوی بچوں کو اس سے بہت ہی فائدہ ہوا۔ کئی ایک اوروں کو بھی بہت فائدہ ہوا۔ جزاک اللہ احسن الجزاء ایک تولہ اور بذریعہ وی پی بھیج دیں۔

جناب ڈاکٹر محمد صدیق صاحب ایس۔ اے ایس جنرل ہسپتال اکیاب (برما) سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "آپکا موتی سرمہ بعض مریضوں کو منگوا کر دیا نہایت مفید پایا اب مجھے اپنے لئے ضرورت ہے۔ ایک تولہ سرمہ بذریعہ وی پی ارسال فرمائیے"۔

جناب ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب آئی۔ ایم ڈی نمبر ایکشن لاہور چھاؤنی سے لکھتے ہیں۔ کہ اکثر مریضوں کو آپ کا سرمہ استعمال کرایا گیا۔ بلاشبہ بہت ہی مفید اور اکسیر چیز ہے۔ دو تولہ اور بذریعہ وی پی بھیجدیں۔

جناب ڈاکٹر محمد انعام اللہ خان صاحب ریلوے ڈسپنسری دولت پورہ ضلع کانگڑہ سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ عرصہ ایک ماہ کا ہونے آیا ہے خاکسار نے آپ سے ایک تولہ موتی سرمہ بذریعہ وی پی پارسل منگوایا تھا۔ میری نانا صاحبہ کی آنکھوں کو بہت فائدہ ہوا ان کی آنکھوں میں جالا تھا اور جالے کے نیچے پھولا پڑ گیا تھا۔ سرمے کے استعمال سے جالا تو بالکل رفع ہو گیا۔ اور پھولا بھی نصف کے قریب کٹ چکا ہے۔ نصف باقی رہ گیا ہے۔ اور پہلے کچھ نظر نہیں آتا تھا۔ اب نظر آنے لگ گیا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء اللہ تعالیٰ آپکو برکت دے واقعی آپ کا سرمہ آنکھوں کیلئے نعمت غیر مترقبہ ہے۔ براہ کرم ایک تولہ اور ارسال فرمائیں۔

جناب ڈاکٹر ایم۔ ایس۔ صاحب اسسٹنٹ سرجن ہنزدہ (برما) سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ جناب سے پچھلے دنوں دو تولہ سرمہ منگوایا تھا۔ اور جس دوست کے واسطے منگوایا تھا۔ انہوں نے اس کو استعمال کیا۔ ان کو ناخونہ اور دھند کی شکایت تھی۔ اب ان کی بہت حد تک بیماری دور ہو گئی ہے۔ اور پہلے سے حالت میں نمایاں فرق ہے براہ کرم پتہ ذیل پر ایک تولہ اور موتی سرمہ میرے ایک دوسرے دوست کے نام بذریعہ وی پی جلد بھیج دیں"۔

جناب میڈیکل آفیسر صاحب چاربار (ایران) سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ یہاں ایک ہندوستانی سیٹھ کی آنکھیں کئی سالوں سے خراب تھیں۔ لیمپ کی روشنی میں بیٹھ کر اگر ایک گھنٹہ بھی کام کرتا۔ تو دوسری صبح آنکھیں اسقدر سوج جاتی تھیں کہ دکھائی نہ دیتا تھا۔ اور مارے درد کے جاگ جاتی تھی۔ کام کی زیادتی اور دیگر ذمہ داریاں ہندوستان جا کر علاج کرانے کی مانع تھیں۔ بعد از ملاحظہ آپ کا ایجاد کردہ موتی سرمہ استعمال کرایا گیا۔ اب وہ بالکل تندرست ہیں۔ دن رات اچھا کام کرتے ہیں نظر صاف ہو گئی ہے۔ اور سوزش بالکل جاتی رہی۔ آپ کا سرمہ حیرت انگیز اثر رکھتا ہے۔ واقعی آنکھوں کی بیماری کیلئے نعمت غیر مترقبہ ہے۔ براہ کرم دو تولہ موتی سرمہ اور بھیج دیجئے۔

آؤ میدان میں

اگرچہ سبھی کہتے ہیں۔ کہ ہماری چیز سب سے اچھی ہے۔ مگر ع۔
مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید
موتی سرمہ کے اعلیٰ ہونے کے متعلق قادیان کی معزز ہستیوں کے علاوہ سند یافتہ سرکاری ڈاکٹروں کی قیمتی رائیں اس اشتہار میں ملاحظہ فرمائیے۔ اگر اور کسی کے پاس بھی ایسی اعلیٰ چیز ہو تو وہ بھی اپنے سرمہ کے متعلق اس پایہ کی شہادتیں پیش کرے۔ لہٰذا آپ اس سے بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ قادیان میں بہترین سرمہ موتی سرمہ ہی ہے۔ جو گورنمنٹ سے باقاعدہ رجسٹرڈ ہے اور آپ کو اپنی پیاری آنکھوں کیلئے ہمیشہ یہی مقبول عام موتی سرمہ ہی خریدنا چاہیئے۔ ایسا نہ ہو کہ آپ مغالطہ میں آ کر سونے کی جگہ ملمع خرید لیں اور بعد میں کف افسوس ملیں کیونکہ آنکھ کا معاملہ بہت نازک ہے۔

ملنے کا پتہ: منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شنگھائی ۵ ستمبر۔ معمولی وقفوں کے بعد کل شام ۷ بجے تک لڑائی ہوتی رہی۔ شام کے بعد پوٹنگ کے مقام پر عمارتیں شعلہ زن دیکھی گئیں۔ شنگھائی پر ۹ جاپانی ہوائی جہازوں کی بمباری کے دوران میں تین بم فرانسیسی سپاہیوں کے گھروں کے قریب گرے۔ اسی طرح امریکہ کے بحری ہیڈ کوارٹر سے ۳۰۰ گز کے فاصلہ کے اندر بھی بم گرے۔ ایک جاپانی ہوائی جہاز چینی مشین گنوں نے گرا لیا۔ جس کے نتیجہ میں اسے آگ لگ گئی۔

ٹوکیو ۵ ستمبر۔ ایک جاپانی نیوز ایجنسی کی اطلاع ہے کہ ۹ روسی ہوائی جہاز جن میں سوویٹ افسر کام کرتے ہیں شنگھائی کے محاذ پر چین کی طرف سے شریک جنگ ہیں۔ مزید لکھا ہے۔ کہ ۲۵۰ ہوائی جہاز ۱۰۰ توپیں اور ۱۵۰ ہوائی جہاز تباہ کرنے والی توپیں۔ حکومت روس کی طرف سے چین کو بھجوائی جا رہی ہیں۔

ایبٹ آباد ۵ ستمبر۔ صوبہ سرحد اسمبلی کی کانگرس پارٹی کے لیڈر ڈاکٹر خان صاحب نے کل صبح ہز ایکسی لینسی گورنر صوبہ سرحد سے ملاقات کی۔ جو ۵۰ منٹ تک جاری رہی۔ ملاقات کے بعد ڈاکٹر خان صاحب نے گفتگو کے متعلق کوئی بیان دینے سے انکار کر دیا۔ جب ان سے پوچھا گیا۔ کہ کیا انہوں نے وزارت مرتب کرنے کی دعوت کو قبول کر لیا ہے تو انہوں نے کہا۔ "تمہیں سوموار کو معلوم ہو جائے گا"۔

جموں ۵ ستمبر۔ پنڈت کرشن کانت مالویہ نے جو جموں میں ہندوؤں کی شورش کے سلسلہ میں آئے ہوئے تھے۔ آج شملہ جاتے ہوئے وزیر اعظم جموں و کشمیر کو ایک خط لکھا۔ جس میں انہیں اطلاع دی گئی۔ کہ جموں کے ہندوؤں نے ہڑتال کو ختم کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ نیز اس میں امید ظاہر کی گئی۔ کہ حکام بھی فراخ دلی سے کام لیتے ہوئے ہندوؤں کو خوش کرنے کی کوشش کریں گے۔

بیت المقدس ۵ ستمبر۔ آج صبح عربوں کے ایک بس مرکز میں کسی نے بم پھینکا۔ جس کے نتیجہ میں ایک عرب عورت ہلاک اور دوسری زخمی ہو گئی ایک برطانوی سپاہی بھی مجروح ہوا۔ سپاہی نے بم پھینکنے والے پر جو یہودی بیان کیا جاتا ہے فائر کئے لیکن وہ بھاگ گیا۔ ارباب انتظام فساد و خونریزی کے اعادہ کو روکنے کے لئے سخت کارروائی کر رہے ہیں۔

حیفا ۵ ستمبر۔ آج صبح ایک متمول عرب ابراہیم بے خلیل کو جو مجلس دفاع ملی کا ممبر ہے۔ قتل کرنے کی کوشش کی گئی۔ معلوم ہوا ہے کہ وہ سخت مجروح ہو گئے۔

ایتھنز ۴ ستمبر۔ رائیٹر کی اطلاع ہے کہ یونانی علاقہ کے قریبی پانیوں کے باہر ایک اور تین ہزار ٹن کے روسی جہاز پرسی تا۔ بیئد و نے حملہ کیا۔

لنڈن ۴ ستمبر۔ "مارننگ پوسٹ" کے سیاسی نامہ نگار کو معلوم ہوا ہے کہ ملک معظم جارج ششم اور ملکہ معظمہ ۳۹-۱۹۳۸ء کے موسم گرما کو ہندوستان تشریف لائیں گے۔ چنانچہ اس مقصد کے پیش نظر آئندہ سال کے اواخر میں انگلستان سے ان کی روانگی ضروری ہوگی۔ رائیٹر کو معلوم ہوا ہے کہ ملک معظم دربار کی تاریخ کے متعلق غور کر رہے ہیں۔ اور اس کے متعلق عنقریب ایک اعلان کر دیا جائے گا۔ لیکن اس وقت تک کوئی قطعی فیصلہ معرض عمل میں نہیں آیا۔

ہانگ کانگ ۵ ستمبر۔ ہانگ کانگ میں طوفان سے اتلاف جان کے اس اندازہ کی نسبت بہت زیادہ نقصان ہوا ہے۔ جو پہلے لگایا گیا تھا۔ صرف ٹیپو منڈی میں ہی اس وقت تک ایک سو لاشیں برآمد کی جا چکی ہیں۔ اور خیال کیا جاتا ہے کہ وہاں ۲۰۰ سے زائد اشخاص ہلاک ہو سکتے ہیں اور سینکڑوں کو سمندر کی لہریں بہا لے گئیں۔ تمام نو آبادی تباہی کا ایک وحشت ناک منظر پیش کر دیا ہے۔ ہزاروں حیران زدہ لوگ اپنے رشتہ داروں کی لاشوں کی تلاش کر رہے ہیں۔

شملہ ۴ ستمبر۔ لاہور چھاؤنی کے مسلخ کی تعمیر کے سلسلہ میں ہندوؤں اور سکھوں کے جس وفد نے وائسرائے سے ملاقات کی خواہش کی تھی۔ اسے مطلع کر دیا گیا ہے۔ کہ ہز ایکسی لینسی وفد سے ملاقات کرنے سے معذور ہیں کیونکہ اس سے کوئی مفید مطلب نتیجہ حاصل نہ ہوگا۔

بوچڑ خانے کے خلاف ہڑتال

(اور)

قادیان کے احرار

قادیان ۵ ستمبر۔ کل لاہور کے بوچڑ خانہ کے خلاف قادیان کے ہندوؤں سکھوں اور احرار نے ہڑتال کی ۳ بجے بعد دوپہر جلوس نکالا۔ جس میں "بند کرو بوچڑ خانہ" اور "گئو ماتا کی جے" کے نعرے بلند کئے گئے۔ جلوس میں احرار نے بہت حصہ لیا۔ اور سب سے پیش پیش رہے جلسہ میں احرار کے نمائندہ ملا عنایت اللہ نے بوچڑ خانہ کے خلاف پروٹسٹ کرتے ہوئے تقریر کی۔ (رپورٹر)

شملہ ۴ ستمبر۔ مرکزی اسمبلی میں سردار سنت سنگھ کا ریزولیوشن ۷۰ ووٹوں کی تائید اور ۵۱ کی مخالفت سے منظور ہو گیا۔ اس ریزولیوشن کا مطلب یہ تھا۔ کہ حکومت کے خلاف بالخصوص محکمہ فوج کے اخراجات میں تخفیف کی جائے۔

کوئٹہ ۴ ستمبر۔ فورٹ سنڈیمن میں بارود کو آگ لگ جانے سے ۷ آدمی ہلاک اور ۹ مجروح ہوئے بارود کی مقدار نصف ٹن کے قریب تھی بیان کیا جاتا ہے کہ ایک مقامی ٹھیکیدار نے یہ بارود پتھروں کی چٹانیں اڑانے کی غرض سے حاصل کیا تھا۔ بارود کو لاری کے ذریعہ لے جایا جا رہا تھا کہ وہ خوفناک دھماکے کے ساتھ بھک سے اڑ گیا۔ جس سے لاری میں بیٹھے ہوئے چند مسافر ہلاک ہو گئے۔ چند مجروحین کو مقام حادثہ سے ایک سو گز کے فاصلہ سے اٹھایا گیا۔

ایبٹ آباد ۴ ستمبر۔ آنریبل سر عبد القیوم خان صاحب کی وزارت کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک ۲۲ آراء کی مخالفت اور ۲۷ کی موافقت سے پاس ہو گئی ہے۔ سر عبد القیوم خان صاحب نے ایک بیان میں نئی وزارت کا خیر مقدم کرتے ہوئے صوبہ کی ترقی و بہبود کی ان تجاویز کا ذکر کیا جن کی تکمیل ان کی وزارت کا منتہائے مقصود تھی۔

لنڈن ۵ ستمبر۔ بحیرہ روم میں روسی اور برطانوی جہازوں پر غیر معلوم آبدوز کشتیوں کے حملوں سے خطرہ کی جو نئی صورت حالات پیدا ہو گئی ہے اس کو زیر بحث لانے کے لئے دول روم کی ایک کانفرنس عنقریب منعقد ہوگی۔ برطانیہ اس امر کا خواہاں ہے کہ اسے جلد سے جلد شروع کیا جائے نہایت معتبر طریق پر بیان کیا گیا ہے کہ حکومت برطانیہ اس اجلاس میں بعض اہم تجاویز پیش کرے گی۔ پیرس میں اس کانفرنس کا ایجنڈا نہایت انہماک کے ساتھ تیار ہو رہا ہے۔

کلکتہ ۴ ستمبر۔ آج کلکتہ کے ایکسچینج ریٹ حسب ذیل ہیں۔ لنڈن ایک روپیہ = ۱ شلنگ $6\frac{3}{32}$ پنس پیرس ۱۰۰ روپیہ = ۹۷۵ فرانک نیویارک ۱۰۰ ڈالر = ۲۶۷ روپے ہانگ کانگ ۱۰۰ ڈالر = $83\frac{5}{8}$ روپے شنگھائی ۱۰۰ ڈالر = ۸۰ روپے سنگاپور ۱۰۰ ڈالر = ۱۵۶ روپے ٹوکیو ۱۰۰ ین $77\frac{1}{2}$ روپے جاوا ۱۰۰ روپیہ = $7\frac{3}{8}$

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی